Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی سی

رُباب مرزا

آج ک ئی سالوں بعد وہ اس جانے پہچانے راستوں پر روانہ تھی جہاں وہ بچپن میں ایک دوبار اپنے باپ کے ساتھ آئی ئی تھی۔اب تو یہ راستے اُسکی یادوں میں دُھندلے سے تھے۔راستے اور رشتے وہی تھے بس آج اُس کی آنکھوں میں چمک کے بجائے ایک تھکن اور مایوسی تھی۔وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس شہر میں رہنے آرہی تھی پتا نہیں کب تک۔لاریب ملک جو جو کے اسلام آباد کی پُرسکون باسی تھی۔اُسی لاریب ملک کو کراچی جیسے بڑے اور تیز رفتار میں رہنا تھا یا یوں کہنا مناسب ہوگا کے کراچی کے تیز راستوں پر تیزی سے چلنا تھا۔جہاز اپنی منزل کی طرف رواں تھا اور لاریب جہاز کی کھڑکی سے نظر آتے بادلوں کو دیکھ رہی تھی۔

عثمان ملک،عثمان گروپ آف انڈسٹری کے اونر تھے جس میں اُن کے دوست احمد 20 پرسنٹ ش ئیرز کے پارٹنر تھے۔احمد نا صرف اُن کے بزنس پارٹنر بلکہ اُنکے کالج کے دوست بھی تھے۔احمد

Posted On Kitab Nagri

ایک بھروسے مند دوست اور ایک قابل بزنس پارٹنر تھے مگر صرف عثمان ملک کی نظروں میں۔ اور مومنہ اُنکی جانِ عزیز بیوی تھی۔ عثمان ملک نے اُن سے اُن کے حُسن اور پرسنیلیٹی سے مُتاسر ہوتے ہوئے محبت کی شادی کی تھی۔ اگر بات مومنہ بیگم کی کریں تو وہ صرف نام کی ہی مومنہ تھیں۔اُنہوں نے عثمان صاحب سے اُنکا پیسہ اور شُہرت دیکھتے ہوئے اُن سے شادی کی تھی۔

لاریب ائیرپورٹ پر کھڑی کسی کا انتظار کر رہی تھی کہ تبھی اُسے سامنے سے اپنی طرف آتا ایک وجیہ شخص دکھائی دیا تھا۔ ”یہ یقیننہ معیز بھائی ہی ہیں“ لاریب نے اپنے دل میں کہا۔تب تک وہ شخص اس کے سرپر آ پہنچا تھا۔

”السلام علیکم !اگر میں غلط نہیں ہوں تو آپ لاریب ملک ہی ہیں ؟“ اُس شخص نے اپنی بات پر سوالیہ نشان چھوڑا تھا۔”جی میں ہی لاریب ملک ہوں“لاریب نے یہ کہتے ہوئے سامنے والے کی آنکھوں میں جھانکا تھا گویا کُچھ تلاش کر رہی ہو۔”ہائے ایم معیز، معیز شاہ“اُنہوں نے اپنا تعارف بہت ہی دہیمے لہجے میں کروآیا تھا۔”ایم سوری میں نے صرف آپکی تصویر دیکھی تھی اسی لیئے کنفرم کرنا پڑا“اس بار اُس نے معیز کی آنکھوں میں دیکھنے سے پرہیز کیا تھا۔”لائیں اپنا سامان مجھے دیں اور چلیں گاڑی اسطرف ہے“معیز نے اس سے سامان لیا اور چلنے کا اشارہ کیا۔لاریب چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی چلدی۔

شادی کے شروع دن تو بہت سکون کے گُزرے لیکن آہستہ آہستہ عثمان صاحب کو اپنے کی ئے اس غلط فیصلے پر ندامت محسوس ہونا شروع ہوئی جب مومنہ بیگم سب بُھلاے اپنے پیسے اور رُتبے میں چُور

Posted On Kitab Nagri

ایک الگ ہی ڈھنگ میں زندگی گُزارتی عثمان ملک سے دُور ہوتی چلی گی ئی ں۔ مومنہ بیگم کو خود سے دور جاتا دیکھ وہ اس قدر پریشان رہنے لگے تھے کے اُنکے آفس میں ہوتی تبدیلیاں وہ سمجھ ہی نا پائے وہ جان ہی نا پائے کے جنکے بھروسے وہ اپنا بزنس اپنا آفس چھوڑے ہوے تھے وہ احمد صاحب اُنکی پریشانی سے فائی دہ اُٹھا کر آفس کا پیسہ اپنے اکاؤنٹ میں ڈال رہے تھے۔

5 سال کے بعد لاریب پیدا ہوی ئی جو کے عثمان صاحب کے گھر میں ڈھیروں خوشیاں لای ئی تھی۔ مومنہ بیگم کی ڈیوٹی صرف لاریب کو جنم دینا تھا۔ اُسکے بعد وہ پھر سے اپنی سترنگی دُنیا میں چلی گ ئی ی البتہ عثمان ملک کا سارا وقت لاریب کے ساتھ گُزرنے لگا۔ لاریب میں تو اُنکی جان بستی تھی۔ لاریب کی سکولنگ شُروع ہونے کے بعد عثمان ملک کے گھر دو جُڑواں بچوں نے جنم لیا بیٹے کا نام عمل ملک اور بیٹی کا نام احلام ملک رکھا۔ اس سارے عرصے میں عثمان ملک 3 سے 4 بار اپنی اکلوتی بڑی بہن سے ملنے کراچی گ ئی ے تھے ھر بار لاریب اُنکے ساتھ جاتی تھی۔ عثمان ملک کی زندگی اپنی اولاد کے ساتھ ایک خوبصورت ڈگر پر چل رہی تھی جب اچانک ہی سب ختم ہو گیا۔

عثمان صاحب کا سارا بزنس ختم ہو گیا تھا اس سب کے ساتھ اُنکا پیسہ اُنکا نام سب فنا ہو گیا یہ غم بھی شائیدوہ برداشت کر جاتے مگر جب اُنہیں پتا چلا کے اُنکا پیسہ اپنے نام کر کر اُنکے بزنس اور اُنکے نام کو تباہ کرنے والا اور کوئی ی نہیں بلکہ اُنکا اپنا دوست احمد تھا یہ صدمہ وہ برداشت نہ کر پاے اور ہارٹ اٹیک کے باعث اُنکی موت ہو گ ئی ی۔

Posted On Kitab Nagri

مومنہ بیگم کو عثمان ملک کے گُزرنے پر بہت بڑا جھٹکا لگا تھا اُنہیں اُمید تھی کے احمد صاحب انکی مدد ضُرور کریں گے مگر اُنھوں نے پلٹ کر نا دیکھا۔مومنہ بیگم ایک دو بار احمد صاحب سے ملنے بھی گئی مگر وہ اسلام آباد چھوڑ کر نا جانے کہاں جا بسے تھے۔اب سب لاریب پر آچکا تھا۔جہاں لاریب اپنے باپ کے صدمے سے چُور تھی وہیں وہ اپنی فیلی کے لیے اپنے باپ کی جگہ کھڑی ہوئی تھی۔وہ ماسٹرز کر رہی تھی جب عثمان ملک اس دُنیا سے چل بسے۔لاریب اسلام آباد میں ایک فرم میں جاب کر رہی تھی مگر سیلری نا مناسب سی تھی مگر اُن کا گُزر بسر ہو ہی رہا تھا جب اچانک سے عمل کی طبعیت خراب رہنے لگی۔ڈاکٹرز نے عمل کے دل میں سراخ بتایا تھا۔

عمل کے علاج کی وجہ سے اخراجات بڑھ گیے تھے۔مومنہ بیگم بھی پریشان رہنے لگی تھیں۔اکلوتے بھائی کا علاج کروانے کے لیے لاریب نے کراچی کی بڑی فرم میں اپلاے کیا تھا۔یہاں سیلری اچھی خاصی ہونے کے باعث لاریب نے یہ جاب کرنے کی ٹھانی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لاریب وِنڈو سے باہر چلتی پھرتی کراچی کی بے تحاشہ بھیڑ کو دیکھ رہی تھی۔کسی بھی دُکان پر 8 یا 9 بندوں کا رش عام تھا۔وہ اپنے ہی دھیان میں تھی جب اسے معیز کی آواز سُنائی دی۔"جی" لاریب نے چونک کر دیکھا۔"لگتا ہے آپکو کراچی کی سڑکیں کُچھ زیادہ ہی پسند آرہی ہیں جو میرے سوال کے جواب پر صرف جی پر ہی اکتفا کیا گیا ہے"معیز نے مسکراتے ہوئے کہا۔"آپ نے کیا پوچھا تھا"مارے شرمندگی کے وہ بس اتنا ہی پوچھ پائی تھی۔"پوچھا تو خیر کُچھ اور ہی تھا خیر یہ بتائیں آپکو یہاں کی

Posted On Kitab Nagri

سڑکیں کیسی لگی"معیز نے شرارت سے پوچھا۔جس پر صرف"اچھی ہیں"ہی بول پائی ی۔راستے میں معیز نے اس سے چھوٹے چھوٹے ک ئی سوال ک ئی ے تھے گویا وہ لاریب کی نروسنیس فیل کر گیا ہو اور اُسے کم کرنے کی کوشش کر رہا ہو

مومنہ بیگم نے اپنی جوان بیٹی کا دور شہر میں اکیلے رہنا منظور صرف اسی شرط پر کیا تھا کے وہ اپنی پھپھو کے گھر رہائش کرے گی۔لاریب کے منع کرنے کے باوجود اُنہوں نے نیلم شاہ سے لاریب کی رہائش کی بات کی تھی۔ پھپھو بہت خوش تھیں کہ اُنکی بھتیجی اُنکے پاس رہنے آرہی تھی۔پُھپھو شروع سے ہی انکے لی ئے پریشان رہتی وہ مومنہ بیگم کو ہر ہفتے فون کیا کرتی مگر مومنہ بیگم نے کبھی بھی اُن سے ڈھنگ سے بات نا کی۔نیلم شاہ جب جب ان سے ملنے اسلام آباد آئی ی تھیں تب تب مومنہ بیگم نے اُنکی بے عزتی کی۔نیلم شاہ نے عثمان ملک کے جانے کے بعد انکی مدد کرنی چاہی۔"مجھ پر اتنے بُرے دن بھی نہیں آے کے میں آپکی مدد لوں اور ویسے بھی آپکے پاس ہے کیا ہمیں دینے کے لی ئے"مومنہ بیگم نے حقارت سے کہہ کر اُنہیں چُپ کروا دیا تھا۔مگر وہ پھر بھی ان سب سے اُتنی ہی محبت کرتی تھیں۔

20منٹ کے سفر کے بعد گاڑی ایک بڑے اور عالیشان گھر کے آگے رُکی تھی۔گھر تو عثمان ملک کا بھی چھوٹا نہیں تھا مگر توقیر شاہ اور نیلم شاہ کے گھر کو لاریب داد دئی یے بنا نہ رہ پائی ی۔گیٹ پر دو ملازم تھے جنہوں نے گیٹ کھول کر انکا استقبال کیا تھا۔لاریب بہت نروس تھی اور شائی ید شرمندہ بھی وہ یہ

Posted On Kitab Nagri

سوچ رہی تھی کی جس پھپھو کو اُسکی ماں نے ساری زندگی دھتکارا تھا یہ کہہ کے وہ عثمان ملک کی دولت پر نظر جمائے بیٹھی ہیں کبھی مومنہ بیگم نے یہ جاننے کی بھی کوشش نا کی کے وہی نیلم شاہ خود کتنی امیر ہیں۔وہ یہ سوچ رہی تھی کے اس گھر کے مکین اسکے ساتھ کیسا سلوک کریں گے آخر کو وہ مومنہ کی بیٹی تھی۔"لاریب بچے باہر آجائیں یا یہیں گاڑی میں ہی رہنے کا ارادہ ہے"معیز نے اسکو سوچوں سے باہر نکالا تھا۔وہ نا جانے کب سے گاڑی سے نکل کر اسکے نکلنے کا منتظر تھا۔لاریب خود ہر طرح کے سلوک کے لیۓ تیار کرتی باہر نکل آئی ی۔"نعیم!انکا سامان نکال کر انکے کمرے میں رکھوادیں"معیز کسی لڑکے سے مخاطب تھا۔"جی بھائی"نعیم نے فوراً ہی گاڑی سے سامان نکالنے کے لئیے کسی ملازم کو اشارہ کیا۔"لاریب یہ نعیم ہیں ہمارے گھر کے خاص آدمی یا یوں کہیں کے دل آور کے رائیٹ ہینڈ"معیز نی لاریب سے نعیم کا تعارف کروایا جب کے لاریب پہلے ہی اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔"ویسے تو میں ہوں پر کبھی میری غیر موجودگی میں کسی چیز کی ضرورت پڑے تو آپ نعیم سے کہیے گا""ج....جی بھائی"لاریب نے زمین پر دیکھتے ہوے کہا۔"چلیں.....امّی آپکا انتظار کر رہی ہونگی"معیز نے اندر کی طرف قدم بڑھاے تو وہ بھی اپنی سوچیں جھٹکتی ہوئی ی اگے بڑھ گئی ی۔

جیسے جیسے وہ گھر کے اندر داخل ہو رہی تھی گھر کو سراہتی جا رہی تھی۔گھر واقع سراہنے کے قابل تھا۔ابھی دو سال پہلے ہی تو معیز کی شادی پر دل آور نے پورے گھر کو رینیو کروآیا تھا۔جیسے ہی وہ لوگ گھر میں داخل ہوئے دو عورتیں شان سے چلتے ہوئے انکے پاس آئی ی تھیں۔ان دونوں میں

Posted On Kitab Nagri

ایک پھپھو تھیں۔لاریب انکو دیکھ کے بہت خوش ہوئی ی تھی پھر ایک ہی پل میں اپنی ماں کا روئیہ یاد آتے ہی وہ سر شرمندگی سے جھکا گ ئی ی تھی۔"بسم للہ! بسم اللہ! آج ک ئی ی سالوں بعد میرے گھر میری بیٹی آئی ی ہے"نیلم شاہ نے ڈھیر ساری مسکراہٹ اور اپنائیت لیتے ہوئے لاریب کو اپنے گلے سے لگا لیا۔"آخری بار آپ یہاں میرے عثمان کے ساتھ آئی ی تھیں مگر اب......"باپ کا نام سن کر لاریب کا من بھر آیا تھا۔"کتنی خوبصورت ہو گ ئی ی ہیں آپ"نیلم شاہ نے لاریب کے آنسو صاف کر کے اُسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔جس پر لاریب مسکرائی ی تھی۔"بچے یہ آپکی بھابھی ہیں وفا معیز کی بیوی"پھپھو نے لاریب کا تعارف ساتھ کھڑی لڑکی سے کروایا جو کے اسکو محبت کی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔"اسلام و علیکم"لاریب نے دھیمے سے کہا۔"آپکی بہت تعاریفیں سنی ہیں......امیّ اکثر آپ سب کا زکر کرتی ہیں"وفا نے مسکرا کر کہتے ہی اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔ان سبکا سلوک دیکھ کر لاریب کو بہت اچھا لگا تھا۔"ارے ارے اموشنل لیڈیز ایک دوسرے کا تعارف بعد میں کروانا پہلے مجھ غریب کو اندر جانے کا راستہ دیں"معیز کی آواز پر تینوں نے ہی مسکرا کر اسکو گزرنے کا راستہ دیا تھا جو وہ کب سے روکے کھڑی تھیں۔

آج اسے کراچی آئے ہوئے دو دن ہو گ ئے تھے پر وہ ابھی تک اس گھر کے تمام افراد سے نہیں مل پائی ی تھی۔پھپھو کے بتانے پر اسے پتا چلا تھا کے اُنکی اکلوتی بیٹی رُباب شاہ حیدر آباد اپنی کسی کزن کی برتھڈے پر گ ئی ی تھی جبکہ انکے چھوٹے صاحبزادے دل آور شاہ ہفتے میں صرف دو دن ہی گھر

Posted On Kitab Nagri

آتے تھے باقی کے دن وہ آفس کے سلسلے میں حیدرآباد میں ہی گزارتے تھے۔ توقیر شاہ جو کے لاریب کے پھوپھا تھے ان سے لاریب کی ملاقات ڈائی ننگ ٹیبل پر ہوئی ی تھی۔ رسمی سلام دعا کے بعد لاریب اُنکے رُعب اور دبدبے سے اچھی خاصی نروس ہوئی ی تھی۔ پر انکے اگلے کہے ہوئے لفظوں نے لاریب کو کافی ریلیکس کیا تھا۔ "بچے یہ آپکی پھپھو کا گھر ہے اسے اپنا ہی گھر سمجھ ئی ے گا...........آرام سے رہی ئی ے گا" "ہم جانتے ہیں کے عثمان صاحب کی کمی کوئی ی بھی پوری نہیں کر سکتا مگر آپ ہمارے ل ئی ے ہماری رُباب کی طرح ہیں اگر کبھی کسی چیز کی ضرورت ہو تو آپ سب سے پہلے ہمیں بتائی یں گی" اُنکے اس مخلص انداز پر لاریب کی آنکھیں بھر آئی یں تھی جس پر اسنے با مشکل سر اثبات میں ہلایا تھا۔ "گڈ گرل! اور یہ کیا آپ نے تو کچھ لیا ہی نہیں ہے..........ارے وفا بیٹا آپ انہیں اپنے ہاتھ کے بنے کباب سرو کریں لاجواب بنیں ہیں" اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی وفا نے دو کباب اسکی پلیٹ میں رکھے تھے۔ جبکہ پھپھو تو پہلے ہی اسکے صدقے واری جارہی تھیں۔ لاریب کو اس گھر کا ماحول بہت پسند آیا تھا۔ اس گھر کا آپس میں "آپ" کہہ کے مخاطب کرنا، ملازمہ ہونے کے باوجود کچن کی باگ دوڑ وفا شاہ اور نیلم شاہ کے ہاتھ میں ہی تھیں۔ اور ان کے بنے کھانوں کو معیز اور توقیر شاہ کا پیار سے سراہنا ایسا ماحول وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔ ابھی اس گھر کے دو چھوٹے مگر اہم مکین سے ملنا باقی تھا۔ لاریب کو لگ رہا تھا کے وہ دونوں بھی ان سب کے جیسے ہونگے جو اسکی غلط فہمی تھی

Posted On Kitab Nagri

آج اسکی جاب کا پہلا دن تھا اور ایک گھنٹہ پہلے ہی تیار کھڑی تھی۔وہ بلکل بھی لیٹ نہیں ہونا چاہتی تھی۔وہ شروع سے ہی فرسٹ امپریشن از دی لاسٹ امپریشن پہ یقین کرتی تھی۔وہ لائی یٹ بلو لانگ شرٹ اور پجامہ پہنے سر پر سفید دوپٹہ ل ئی ے ہاتھ پہ گھڑی باندھے ایک ہاتھ میں بیگ اور دوسرے میں فائی یل تھامے چہرے پہ ہلکا سا میک اپ ک ئی ے انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔اسے دیکھ کر پھپھو نے بے ساختہ "ماشاءاللہ" کہا تھا۔بے شک اب لاریب کے پاس پیسہ اور شان شوکت پہلے جیسا نا تھا پر وہ آج بھی اسی رتبے اور ڈیسنٹ پرسنیلٹی کی مالک تھی۔نیلم شاہ کو ایک پل کے ل ئی ے لگا کے وہ اپنی جوانی کو دیکھ رہی ہیں۔انہیں عثمان ملک کی کہی ہوئی ی بات یاد آئی ی۔"دیکھیں آپی!لاریب کو دیکھیں یہ بلکل آپ پر گ ئی ی ہے۔میں دل سے چاہتا ہوں یہ سیرت اور کردار میں بلکل آپ پر جائے نا کے اپنی ماں پر" ایک لمحے کو انہیں لگا جیسے انکے بھائی کی بات پوری ہو گ ئی ہو۔معیز نے انہیں انکی سوچوں سے نکالا تھا۔"امّی اجازت دیں مجھے اور لاریب کو دیر ہو رہی ہے" "اللہ کے ایمان میں جاؤ سب بہتر ہو گا" انہوں نے لاریب کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے دعا دی۔"بیسٹ آف لک لاریب دل لگا کر کام کرنا" بھابھی نے بھی لاریب کو وش کیا تھا۔"کوئی ی ہمیں بھی دل لگا کر کام کرنے کو کہے" معیز نے وفا کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا جس پر لاریب اور نیلم شاہ مسکرا دیں جبکہ وفا سٹپٹا کر کچن کی طرف بڑھی تھی۔"ویسے لاریب اپنا 100 پرسنٹ دینا پر دل لگانے کی غلطی ہرگز نا کرنا انسان کہی کا نہیں رہتا۔اب آپ میری ہی مثال لے لیں" معیز نے وفا کو جاتے دیکھ اونچی آواز میں کہا تھا جس پر

Posted On Kitab Nagri

سب ہی مسکرا اے تھے۔ پھر معیز نے اپنی ایک سالا بیٹی کو پیار کیا اور باہر کو چل دئی یا۔ جبکہ لاریب بھی اسکے پیچھے بڑھی تھی۔ پہلا دن ہونے کے باعث معیز نے ہی اسے ڈراپ کیا تھا۔

آفس میں اسکا پہلا دن سب سے تعارف اور کام سمجھنے میں ہی گزرا تھا۔ وہاں اسکی دو فیمیل کولیگز نے اپنی وین میں اسکا پک اینڈ ڈراپ کا انتظام کر دیا تھا۔ معیز نے اسے پک اینڈ ڈراپ کی آفر کی تھی پر لاریب اسے اپنی وجہ سے تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ شام 5 بجے معیز نے ایک میٹنگ میں مصروف ہونے کے باعث نعیم کو اسے لینے بھیجا تھا۔ فریش ہونے کے بعد وہ کچن میں وفا کے پاس آئی ی تھی۔ وفا نے فوراً اس سے کھانے کا پوچھا۔ ”نہیں بھابھی کھانا میں نے اپنی کولیگز کے ساتھ کھا لیا تھا“ ”اچھا تو پھر میں چائے بنا رہی ہوں وہ تو پ ئی یں گی نا“ بھابھی نے چائے بناتے ہوئے پوچھا۔ ”بلکل چائے تو میں بھی پ ئی یوں گی۔..............لائی یں میں آپکی مدد کرتی ہوں“ ”ارے نہیں کوئی ی اتنا کام نہیں ہے۔ آپ لان میں جا کر بیٹھیں امی بھی وہی ہیں.........میں بھی چائے لیکر ادھر ہی آرہی ہوں“ بھابھی نے لاریب سے کپ واپس لیتے ہوئے کہا۔ ”جائی یں بھ ئی امی کب سے آپکا انتظار کر رہی ہیں“ بھابھی نے اسے وہیں کھڑے دیکھ کے کہا۔

نیلم شاہ اور وفا لان میں بیٹھی چائے اور کیک سے لطف لیتیں لاریب سے اسکے آفس میں پہلے دن کی روداد سن رہی تھیں۔ پھپھو اس سے چھوٹی چھوٹی بات بھی پوچھ رہی تھیں اور وہ بھی کسی بچے کی طرح مزے سے سب بتا رہی تھی۔ بھابھی ساتھ میں نور شاہ کو کیک کھلا رہی تھیں کے اچانک ہارن کی آواز

Posted On Kitab Nagri

سے ان سب کی نظر گیٹ سے داخل ہوتی بی ایم ڈبلیو پر پڑی تھی۔ دوسری طرف نعیم سب کام چھوڑتا گاڑی کی طرف بڑھا تھا جبکہ پھپھو کے منہ سے "بسم اللہ" نکلا تھا۔لاریب نے ان دونوں کو دیکھا جو کے گاڑی کی طرف مسکرا کر دیکھا تھا۔فرنٹ کے دونوں ڈور ایک ساتھ کھلے تھے۔ گاڑی سے نکلنے والی لڑکی کو وہ بلکل بھی نہیں پہچانتی تھی۔لاریب نے اس لڑکی کو غور سے دیکھا تھا۔پرپل کھلا ٹراوزر شارٹ شرٹ ساتھ گرین سنیکر بوٹ پہنے سٹائی یلش شولڈر ہیر آنکھوں پر کالے چشمے لگائے ہاتھ میں مہنگا موبائیل پکڑے دوپٹہ سے بے نیاز تھی۔ جبکہ فرنٹ سیٹ سے اترنے والا شخص نعیم سے بڑے جوش سے بغل گیر ہوا تھا۔اب وہ دونوں انکی طرف بڑھے تھے۔بلیک شلوار قمیض اور بلیک شوز پہنے سنہری رنگ کی شال گلے میں ڈالے بازو میں گھڑی باندھے شاہانہ قد وجیہہ دوشن پیشانی لمبی کھڑی مغرور ناک خم دار بڑھی مونچھیں گھن داڑھی مناسب سانولا رنگ خوبصورت بال جو کے بار بار ہاتھ سے سیٹ کئیے جارہے تھے۔وہ دونوں ساتھ چلتے ہوے ایک خوبصورت فریم مکمل کر رہے تھے۔لاریب کو یہ بات عجیب لگی تھی کے جو دپٹہ شال اس لڑکی کے گلے میں ہونا چاہئیے تھا وہ اس لڑکے کے وجود پر چار چاند لگا رہا تھا۔

"اوماں آئی مس یو سو مچ" وہ لڑکی بچوں کی طرح اچھل کر نیلم شاہ کے گلے سے لگی تھی۔انہوں نے مسکرا کر اس کا ماتھا چوما تھا۔"جائیں ہٹ ئیں میں آپ سے بات نہیں کر رہی۔اصولاً اپکو کل آنا تھا اور آج رہی ہیں،"نیلم شاہ نے مصنوعی خفگی دکھای تھی۔ اس سے پہلے کے وہ لڑکی کچھ بولتی اس

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لڑکے نے مداخلت کی تھی۔"یہ محترمہ تو آج بھی آنے کو تیار نہیں تھیں۔وہ تو شکر جان ئی ے میرا جو میں آپکا خیال کر کے خود انہیں لیکر آیا ہوں"اس نے اس لڑکی کو پیچھے کر کے نیلم شاہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔انہوں نے بھی اسکی وجیہہ پیشانی چومی تھی۔مگر مصنوعی گلہ کرنا بھی نہیں بھولیں۔"رہنے دیں آگر آپکو میرا اتنا خیال ہوتا تو یوں ہفتے میں صرف دو دن ہی میرے پاس گزارتے" ہا ہا..........میری شکایت لگانے چلے تھے اب اپنی سنائیں"شرارت سے کہتے ہوئے وہ لڑکی وفا سے ملی تھی جب اس لڑکے نے اسے آنکھیں دکھائی ی تھیں۔"ماں آپ ہر بار....."" بلکل دیور جی آپکو تو اندازہ بھی نہیں ہے نور اور امی اپکو کتنا مس کرتی ہیں......لیکن آپ ہیں کے آفس کے کاموں میں ہی الجھے رہتے ہیں" وفا نے اسکی بات کو کاٹتے ہوئے کہا تھا۔وفا کی بات پہ اسکے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی ی تھی۔اسنے آگے بڑھ کر نور شاہ کو اپنی بانہوں میں لیکر خوب پیار کیا تھا۔تبھی نیلم بیگم کی نظر خاموش کھڑی لاریب پر گ ئی ی تھی۔"ان سے ملیں یہ آپکی ماموں زاد کزن لاریب ہیں جنکے بارے میں میں نے آپکو بتایا تھا" انہوں نے ان دونوں سے لاریب کا تعارف کروایا تھا۔دونوں نے غور سے اسکا جائزہ لیا تھا جو کے بلکل سادہ سے حلیے میں سر پہ دوپٹہ ٹکاے انکو ہی دیکھ رہی تھی۔"لاریب!یہ آپکی کزن رباب اور یہ دل آور ہیں""اسلام و علیکم "لاریب نے دھیمے سے سلام کیا تھا۔جواب صرف دل آور نے دیا تھا جبکہ رباب نے اسے مکمل اگنور کیا تھا اور نیلم شاہ کے گلے میں بانہیں ڈالی اندر کی جانب بڑھ گ ئی ی تھی۔انکے پیچھے دل آور بھی نور کو اٹھاے آگے بڑھ گیا جبکہ بھابھی اسکو بھی چلنے کا

Posted On Kitab Nagri

اشارہ کرتے چلی گ ئی یں تھی۔لاریب کو رباب شاہ کا اسے اگنور کرنا اچھا نہیں لگا تھا وہ ایک سرد آہ بھر کر رہ گ ئی ی تھی۔

رات کا کھانا سب نے ساتھ کھایا تھا۔سب باتوں میں مگن تھے جبکہ لاریب خاموشی سے کھانا کھا رہی تھی یا شائید کھانے کا دکھاوا کر رہی تھی۔پھپھو روز کی طرح اسے سہی سے کھانے کی ہدایت کر رہی تھیں۔سب پہلے کی طرح تھے مگر پتا نہیں کیوں آج لاریب سے کھانا کھانا مشکل ہو رہا تھا۔اسکی وجہ رباب شاہ کی وہ عجیب نظریں تھیں جو لاریب کو خود پر محسوس ہو رہی تھی۔دوسری طرف دل آور اس پر ایک سرسری سی نگاہ ڈالنا نہیں بھولا تھا۔ان سب کی باتوں سے لاریب کو اندازہ ہوا تھا کے دل آور میں سب کی جان بستی ہے۔رات کی چائے سب ساتھ ہی پیتے تھے۔اسے بھی چائے کا بولا تھا مگر وہ "امّی سے بات کرنی ہے" کا بہانہ کرتی کمرے میں چلی آئی ی تھی۔بیڈ پر لیٹے وہ مسلسل رباب شاہ کے رویہ کے بارے میں ہی سوچتی رہی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اسے کراچی آئے ہوئے 24 دن ہو گئے تھے رات عمل کی طبعیت خرابی کی وجہ سے اسنے عمل کا پتا کرنے کے لئے صبح اٹھتے ہی مومنہ بیگم کو فون کیا تھا۔ان سے عمل کے بارے میں تسلی کرتے ہوئے وہ کافی لیٹ ہو چکی تھی۔وہ جلدی سے تیار ہو کر نیچے آئی تو بھابھی نے اسے دیکھتے ہی پوچھا"ارے لاریب آپ آج کافی دیر سے اٹھی ہیں طبعیت ٹھیک ہے آپکی""جی بھابھی میں ٹھیک ہوں.....بس ماما سے بات کرنے میں وقت کا پتا ہی نہ چلا" لاریب نے جلدی سے بتایا اور جانے لگی جب بھابھی نے کہا۔"ارے ارے ناشتہ تو کرتی جائیں""ناشتہ آفس میں ہی کر لوں گی بھابھی میں پہلے ہی بہت لیٹ ہو گئی ہوں" وہ جلدی میں تیز تیز قدم بڑھاتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لاریب تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی جہاں اسکی وین اسکا انتظار کر رہی تھی کے اچانک اسکا پیر کسی چیز سے ٹکرا آیا تھا اور اسکے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی دو قدم دور سوِئمنگ پول کے کنارے پہ کھڑا دل آور اسکی چیخ سن کر پلٹا تھا۔اس سے پہلے کے وہ کچھ سمجھ پاتا لاریب اس پر گری تھی اور وہ دونوں ہی پول میں گرے تھے۔پول کا پانی 3 فٹ اوپر اچھلا تھا۔لاریب کی اس حرکت پر دل آور کو بے پناہ غصہ آیا تھا"یہ کیا حرکت ہے دکھائی ی نہ........."اس سے پہلے کے دل آور لاریب پر اپنا غصہ نکالتا تبھی اس کی نظر لاریب پر پڑی تھی جو کے پانی میں ہاتھ پیر چلا کر پول سے نکلنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی لاریب کو تیرنا نہیں آتا یہ سمجھنے میں اسے ایک پل لگا تھا۔وہ اپنا غصہ بھلائے لاریب کی طرف بڑھا اور ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی اور کھینچا تھا اور اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھایا اور اسے لیکر پول سے باہر نکل آیا۔دل آور نے باہر نکلتے ہی لاریب کو نیچے اتارا جبکہ لاریب کا سانس پھول چکا تھا اور اب وہ کمر پر دونوں ہاتھ رکھے اپنا سانس بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ دونوں ہی بھیگ چکے تھے۔"آپ ٹھیک ہیں لاریب" دل آور نے اسکے پوری طرح بھیگے وجود سے اپنی نظریں ہٹاتے ہوئے پوچھا۔دل آور کی آواز پر وہ حوش میں آئی ی تھی۔"مہ.......میں ٹھیک ہوں"اپنا رکا سانس بحال کرتی وہ گیٹ کی طرف بھاگی تھی جب اچانک دل آور نے اسکا ہاتھ تھام کر اسے باہر جانے سے روکا تھا۔"چھوڑیں میرا ہاتھ"لاریب نے پلٹ کر اپنا ہاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کی۔"میرا یا تھ چھوڑیں پلیز میری وین نکل جائے گی"لاریب نے پریشان ہو کے کہا۔"آپکی وین نکل جائے گی نہیں

Posted On Kitab Nagri

نکل گ ئ ی ہے" دل آور نے اسکا ہاتھ چھوڑا اور اپنے بال جھاڑتے ہوے کہا۔"یہ........یہ کیا کیا آپ نے" لاریب نے حیرانی سے کہا۔"میں نے.....میں نے کیا کیا" دل آور نے اس سے بھی زیادہ حیرانگی سے پوچھا۔"اگر آپ سہی وقت پر میرا ہاتھ چھوڑ دیتے تو میں اپنی وین نا مس کرتی" لاریب نے روہانسی لہجے میں کہا جبکہ اسکی بات سن کر دل آور شاہ کا میٹر گھوما تھا۔"سریسلی!......میں نے آپکی وین مس کی؟ سمجھتی کیا ہیں خود کو ایک تو خود گرتی پڑتی رہتی ہیں خود تو محترمہ کو صبح صبح اس پول میں نہانے کا شوق ہوا سو ہوا ساتھ میں مجھے بھی نہلایا"" اور تو اور میں نے بنا کچھ کہے آپکو پول سے نکالا" وہ جو پہلے ہی اپنا غصہ ظبط ک ئ ے بیٹھا تھا اب لاریب پر پھٹ چکا تھا۔"اور رہی آپکو باہر جانے سے روکنے کی بات تو ایک نظر اپنے حلیے پہ ڈالیں........آپکی اطلاع کے ل ئ ے عرض ہے کے تو مکمل طور پر بھیگ چکی ہیں آپکو تو شائید اس بات کا خیال نہیں پر کیا میں بھی آپکو اسطرح باہر جانے دیتا" دل آور کے احساس دلانے پر لاریب نے خود کا جائیزہ لیا تھا وہ سچ میں بھیگ چکی تھی۔لاریب دوپٹہ ٹھیک کرتی خود میں سمٹی تھی۔"لیکن اگر ابھی بھی آپکو اس حلیے میں آفس جانے کا شوق ہے تو آپکو نعیم ڈراپ کر دے گا" دل آور تپے لہجے میں کہتا آگے بڑھ گیا۔جبکہ لاریب وہیں کھڑی شرمندہ ہوی تھی ایک تو اسکی وجہ سے دل آور پول میں گرا پھر اسکی مدد کی اور بدلے میں لاریب نے اسکو ذمہ دار ٹھرایا۔

دل آور سب کی نظروں سے بچتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا مگر لاریب بھابھی کی نظروں سے نہیں بچ پائی ی تھی جبکہ رباب نے بھی اسکے حلیے کو دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"لاریب آپ آفس نہیں گ ئی ی اور یہ آپ اتنا کیسے گ ئی یں" وفا فکر مندی سے چلتے ہوے اس کے پاس آئی ی تھی۔ لاریب نے اسے ساراواقع سنایا تھابس دل آور کو اس سارے حصے سے نکال دیا تھا۔ "آپکو کو کہیں چوٹ تو نہیں لگی" وفا نے پریشانی سے پوچھا۔ جبکہ رباب شاہ نور کو کھلانے میں مصروف رہی۔ "میں ٹھیک ہوں بھابھی بس ذرا کپڑے بدل لوں" لاریب نے کہا۔

"ہاں ہاں جائی یے میں آپ کے ل ئی ے چائے بھجواتی ہوں" وفا نے کہا۔

لاریب دل آور کے کمرے کے باہر کھڑی اپنی حرکت کو سوچتے ہوئے کافی شرمندہ تھی۔ جبکہ دل آور کپڑے بدلتا اسکی اور لاریب کی حادثاتی ملاکات کو سوچ رہا تھا۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا اپنے بال برش کر رہا تھا جب دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی ی تھی۔ دل آور نے بے دھیانی میں "یس کم ان" کہا تھا۔ لاریب بہت آہستگی سے دروازہ کھولتی اندر آئی ی تھی۔ اسے اپنے کمرے میں دیکھ کر وہ ایک لمحہ میں ٹھٹھکا تھا پھر وہ نارمل ہوکے پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔

"اگر آپ بزی نہیں ہیں تو مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ کیا میں اندر آجاؤں" لاریب نے اجازت مانگی تھی۔

"شائی ید آپکو اندازہ نہیں آپ اندر آچکی ہیں" وہ نارمل انداز میں اس باور کروآ گیا تھا کے وہ کمرے کے اندر کھڑی تھی۔ جبکہ لاریب کو ایک بار پھر اپنی حرکت پہ غصہ آیا تھا۔ کافی دیر خاموش رہنے پر لاریب بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آج جو کچھ بھی ہوا.......میں اس پر شرمندہ ہوں" دل آور نے اسے دیکھا تھا جو خاصی نروس ہوتے ہوئے اپنی غلطی کا اعتراف کر رہی تھی۔

"میں لیٹ ہونے کی وجہ سے جلدی میں تھی.....اور وہ پتھر....میرا آپ سے ٹکر آنا اور گرنا" اووف لاریب یہ کیا بول رہی ہوں۔لاریب نے بہت دھیمے خود سے مخاطب ہوتے کہا جس کو دل آور نے سن لیا تھا۔لاریب نے گہرا سانس بھرتے ہوئے پھر سے اپنی بات شروع کی۔

"جو کچھ بھی ہوا اس میں میری غلطی تھی آپکی مدد پر مجھے آپکا شکریہ ادا کرنا چاہیئے تھا.......بلکہ میں نے پتا نہیں آپکو کیا کیا کہہ دیا" کچھ دیر رک کر لاریب نے پھر کہا۔

"آئی ایم سوری مجھے وہ سب نہیں کہنا چاہیئے تھا" لاریب نے بڑی مشکل سے اپنی بات مکمل کی تھی۔

"اٹس اوکے مس لاریب پر دھیان سے چلا کریں" دل آور کے کہتے ہی وہ "تھینک یو" کہہ کر جلدی سے کمرے سے نکلنے لگی کے دروازے سے ٹکراتی ٹکراتی بچی تھی اور فوراً باہر نکل گ ئی جبکہ دل آور اسکی نروسنیس کو دیکھ کے مسکرا آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آج سنڈے تھا معیز اور وفا کے ل ئی یے شاپنگ پر جا رہے تھے انہوں نے رباب شاہ کو چلنے کا کہا جبکہ رباب نے جانے سے انکار کیا تھا۔

"بھابھی جان کبھی تو میرے بھائی پر ترس کھا کر اکیلے چلے جایا کریں" اسکی شرارت سے کہی اس گہری بات کو سمجھتے ہوئے وفا شرماتے ہوئے سر جھکا گ ئی تھی۔وفا کا یوں شرمانا معیز اور رباب کو

Posted On Kitab Nagri

بہت پیارا لگا تھا۔ جس پر رباب نے اپنی پیاری سی بھابھی کا ماتھا چوما تھا۔ان دونوں کے پیار کو دیکھتے ہوئے سیڑھیوں سے اترتی لاریب سکرائی ی تھی۔

"اچھا ہوا آپ آگ ئی یں میں آپکے پاس ہی آنے والی تھی.......دراصل ہم شاپنگ کے ل ئی یے جا رہیں ہیں آپ چلیں گ ئی یں" وفا نے لاریب کو دیکھتے ہی کہا تھا جبکہ رباب منہ بناتی وہاں سے چلی گ ئی ی تھی۔لاریب نے آرام کرنے کا بہانہ کرتے ہوئے سہولت سے انکار کر دیا تھا۔

موسم کافی خوشنما تھا ٹھنڈی ہوائی یں چل رہی تھیں اسکے باوجود لاریب ٹی وی لاؤنج میں ٹی وی دیکھتے ہوئے بھی بور ہو رہی تھی۔ کھڑکی سے نظر آتی رباب اور اسکی کزن شفاجو کے لان میں بیٹھی چائے اور سنیک سے لطف اٹھاتے بات بات پہ قہقہ لگاتے دیکھ کر اسکا بھی دل کر رہا تھا کے وہ بھی جا کے انکے ساتھ بیٹھے اور مسکرائے مگر لاریب نے ایک بار بھی اسے باہر نہیں بلایا تھا۔ یہ سچ تھا لاریب کو ہنسے ہوئے ایک زمانہ ہو گیا تھا اپنی ذمہ داریوں میں وہ ہنسنا اور خود کے ل ئی ے جینا بھول ہی گ ئی ی تھی۔ مگر آج شدت سے اسکا دل چاہا تھا کے وہ پہلے کی طرح موسم انجوائے کرے کھل کے مسکرائے۔اس نے اداس ہو کے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی ے آنکھیں موندلی تھیں۔ٹی وی ابھی بھی چل رہا تھا۔اچانک اسے کسی کی آہٹ کا احساس ہوا لاریب نے فوراً اپنی آنکھیں کھولی تھیں سامنے کھڑا معیز اسے ہی دیکھ رہا تھا۔وہ ہڑبڑا کے سیدھی ہوی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہیں باہر رباب اور شفا کے پاس جا کے بیٹھیں"معیز شاہ کہتے ہوئے اسکے پاس ہی بیٹھا تھا۔جس پر وہ اپنا دوپٹہ مزید درست کرتے بولی۔

"میں دراصل یہ ڈرامہ دیکھ رہی تھی"لاریب نے ٹی وی پر چلتے میرے پاس تم ہو کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"کہیں ایسا تو نہیں کے رباب نے آپکو باہر نہیں بلایا"معیز نے تشویشی انداز میں پوچھا۔

"ن......نہیں بھائی ی ایسا کچھ نہیں ہے۔اسنے تو مجھے بلایا تھا پر یہ ڈرامہ مجھے اچھا لگا"وہ ناچاہتے ہوئے بھی جھوٹ بول گ ئی ی تھی۔

"اگر ڈرامہ اتنا اچھا ہے تو میں بھی آپکے ساتھ دیکھتا ہوں"معیز نے دھیان ٹی وی کی طرف کرتے ہوئے کہا۔معیز کے یقین کرنے پہ اسنے سکون کا سانس لیا تھا مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کے باہر کھڑا دل آور انکی ساری باتیں سن چکا تھا۔معیز کا پتا نہیں مگر دل آور سمجھ گیا تھا کے وہ جھوٹ بول رہی ہے۔کیونکہ وہ اپنی بہن کو اچھے سے جانتا تھا۔رباب شاہ اگر کسی کو اپنا مان لیتی تو اسکے ل ئی یے سب کر جاتی مگر جسکو وہ پسند نہیں کرتی اسے دیکھنا بھی گوارا نہ کرتی آخر کو اسکو دل آور شاہ کی گٹھی تھی۔

رات عشا کی نماز کے بعد وہ پانی لینے کی غرض سے نیچے آئی ی تھی جب کسی کے منہ سے اپنا نام سن کر کچن کی طرف بڑھتے اسکے قدم رکے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"نہیں بھائی مجھ سے یہ بلکل نہیں ہوگا دوستی اور وہ بھی اس لاریب سے ہوگز نہیں۔اور ویسے بھی میں انہیں اس گھر میں برداشت کر رہی ہوں یہ ہی کافی ہے"لاؤنج میں موجود معیز وفا اور دل آور رباب کے تلخ لہجے سے کہے ان لفظوں کو غور سن رہے تھے جو کے معیز سے مخاطب تھی۔

"رباب بچے وہ ہماری کزن ہیں ہمارے گھر میں مقیم ہیں آپکا بھی فرض بنتا ہے کے آپ بھی ان سے اچھے سے پیش آئیں"معیز نے بہت نرمی سے رباب شاہ کو سمجانا چاہا تھا۔

"نہیں!نہیں ہیں وہ میری کزن کوئی رشتہ نہیں ہے میرا ان سے"وہ چند لمحے کو رکی تھی۔

"اور رہی اچھے سے پیش آنے کی اور محبت کی بات تو وہ ماں ان پر بہت لُٹا رہی ہیں۔بابا بھی اور آپ بھی تو بہت اچھا سلوک کر رہے ہیں پھر میری کیا ضرورت"رباب تپ کر بولی تھی۔اب کے وفا نے ایک ناکام کوشش کی تھی جبکہ دل آور خاموشی سے سب کی گفتگو سن رہا تھا۔

"رباب میری جان وہ ہماری امیّ کے رشتہ دار ہیں۔امیّ کا انکے ساتھ اچھا سلوک اور محبت جائیز ہے"شائید وہ اور کچھ بھی کہتی مگر رباب شاہ نے اسکی بات کاٹی تھی۔

"کن رشتہ داروں کی بات کر رہی ہیں آپ......وہ جو ہمیشہ ہی امیّ کو بے عزت کرتے رہے ہمیشہ انکی ذات کو مجروح کرتے رہے ساری زندگی پلٹ کر اکلوتی نند کو نہیں دیکھا۔اب جب خود پر بن آئی ی تو انہیں اپنے رشتے دار یاد آرہے ہیں واہ کیا رشتے داری ہے"رباب شاہ کے لہجے میں دکھ اور حقارت تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مگر اس سب میں لاریب کا کیا قصور ہے وہ تو بہت معصوم خودار اور اچھی ہیں" وفا شاہ نے کہا تھا۔

"قصور ہے بھابھی یہ محترمہ مومنہ بیگم کی بیٹی ہیں اور دکھنے میں نا سہی مگر عادات میں بلکل انکے جیسی ہی ہونگی" لاریب سے اب مزید یہ سب سننا مشکل ہو رہا تھا اسکی آنکھیں بے ساختہ بھری تھیں وہ بنا پانی لیے اپنے کمرے میں آگئی تھی۔اسے رباب شاہ کی باتیں سن کر بہت دکھ ہوا تھا دوسری طرف اسے رباب شاہ کی کہی ہر بات حق بجانب لگی تھی۔پر لاریب اسے بتانا چاہتی تھی کی وہ اسے بلکل غلط سمجھ رہی تھی لاریب بلکل بھی ویسی نہیں تھی جیسی رباب شاہ سمجھ رہی تھی۔اسے اپنی ماں پر غصہ آیا تھا وہ نہیں آنا چاہتی تھی یہاں اسکا دل کر رہا تھا کے وہ واپس چلی جاے مگر اسکی مجبوریاں سامنے کھڑی تھیں۔عمل کا علاج احلام اور عمل کی سٹڈی گھر سب اسی کی زمہ داری تھی جسے وہ چاہ کر بھی نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔

دل آور اپنے کمرے میں جا رہا تھا جب کسی کے رونے کی آواز سے وہ ٹھٹھکا تھا آواز کو فولو کرتا وہ لاریب کے کمرے کے سامنے آرکا تھا۔اندر جائے یا نا جائے کی کشمکش کو چھوڑتا وہ آگے بڑھا اور ہلکے سے تھوڑا سا دروازہ کھول کر اندر جھانکا تھا۔لاریب کو روتا دیکھ وہ حیران ہوا تھا لاریب گھٹنوں میں منہ دئیے بار بار ایک ہی بات کہتے بچوں کی طرح رو رہی تھی۔دل آور کے غور سے سننے سے اسے اندازہ ہوا تھا کے اسنے رباب کی باتیں سن لی تھی اور اب لاریب بس ایک ہی بات کہہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم غلط سمجھ رہی ہو رباب میں ویسی نہیں ہوں ج...... جیسی تم سجھ رہی ہو می......میں بلکل بھی ویسی نہیں ہوں" لاریب اٹک اٹک کر بول رہی تھی جبکہ دل آور کے دل کو کچھ ہوا تھا اسے لاریب کا رونا برا کیوں لگ رہا تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

اسے اس گھر میں رہتے 4 ماہ ہو گئے تھے وہ یہاں ایڈجسٹ ہو گئی تھی اس سب میں بہت بڑا ہاتھ اس گھر کے مکین کا تھا۔ پھپھو کی پر خلوص محبت وفا شاہ کی دوستی اور نور کی شرارتیں اسے سب ہی اچھا لگنے لگا تھا رباب اب بھی ویسی تھی مگر اب لاریب نے اسکی باتوں کا برا ماننا چھوڑ دیا تھا۔ بھابھی اور پھپھو کو اسکی عادت پڑنے لگی تھی وہ آفس سے آکر وفا شاہ کے منع کرنے بعد بھی اسکی ہیلپ کرواتی تھی شام کی چائے تو لاریب ہی بنانے لگی تھی۔ معیز بھی اسکے ساتھ کافی فرینک تھا جبکہ دل شاہ آج بھی اسکے ساتھ ویسا ہی تھا اپنے کام سے کام رکھنے والا البتہ کبھی کبھار وہ اس سے آفس کے بارے میں پوچھ لیتا تھا۔ اس سارے عرصے میں لاریب 3 بار اسلام آباد گئی تھی عمل کی بہتر ہوتی طبعیت نے لاریب پر بھی مثبت اثر ڈالا تھا۔

آج جب وہ آفس سے واپس آئی تو حسب معمول چائے بنانے کچن میں آئی تو اسے ملازمہ سے پتا چلا کے رباب شاہ اور نیلم بیگم اپنے کسی رشتے دار کی طرف گئی ہیں اور وفا شاہ کے سر میں درد کے باعث وہ کمرے میں آرام کر رہی ہیں_لاریب ہنوز انکی طبعیت کا خیال کیئے چائے بنا کر ساتھ دو سینڈوچ اور ٹیبلٹ لئے وفا شاہ کے کمرے میں آئی تھی-ابھی وہ وفا کو میڈیسن کھلا ہی رہی تھی جب ملازمہ کمرے میں آئی تھی-

"چھوٹی بیگم دل آور بھائی نے کہا ہے کے اگر فری ہیں تو ایک کپ سٹرونگ سی چائے بنا کے انکے کمرے میں بھجوائیں" ملازمہ پیغام دے کر جا چکی تھی-"لاریب آپ دل آور کے لیئے چائے بنا دیں

Posted On Kitab Nagri

گئیں دراصل وہ ملازمہ کے ہاتھ کی چائے نہیں پیتے" وفا کے کہنے پر لاریب سد مثبت میں ہلاتے کچن میں آئی تھی-وہ چائے بنانے کے دوران مسلسل اپنی اور دل آور کی ملاقاتوں کے بارے میں سوچ رہی تھی-5 منٹ کے بعد وہ ایک سوسر اور کپ ٹرے میں رکھے دل آور کے کمرے پہ پہنچی تھی-گہری سانس لیکر اسنے دروازے پہ دستک دی جس بارعب آواز میں اندر آنے کی اجازت دی گئی تھی-وہ کپ سنبھالتی اندر داخل ہوئی-بلو ٹی شرٹ اور گرے ٹراوزر پہنے موبائیل میں مصروف تھا جب اسنے لاریب جو چائے کی ٹرے تھامے اپنے سامنے کھڑے دیکھا-لاریب اسکے خاموش سوال کو سمجھتی ہوئی بولی تھی-

"دراصل بھابھی کی طبعیت مناسب نہیں ہے اس لیئے انہوں نے چائے بنانے کے لئے مجھے بولا تھا"لاریب کی بات سمجھتے ہوے اسنے ہاتھ بڑھا کر کپ تھامنا چاہا جب کاریب نے جھجکتے ہوے وہ ٹرے سامنے موجود ٹیبل پر رکھی دی-لاریب کے اس رکھ رکھاو نے پہلے دن سے ہی اسے متاثر کیا تھا-

"تھینکس"کہہ کر دل آور نے چائے کا کپ ٹرے سے اٹھایا اسکی نظر کپ کے اندر گرم ابلتے پانی پر پڑی تھی وہ ایک سیکنڈ کے لیئے ٹھٹھکا تھا-پھر اسنے ایک نظر کپ اور دوسری نظر کاریب پر ڈالی جو کہ اب کمرے سے نکلنے ہی والی تھی-

"مس کاریب"کاریب اسکے پکارنے پر پلٹی تھی-

Posted On Kitab Nagri

"جی"

"اگر آپ برا نا مانیں تو میرا ایک کام کر دیں پلیز" دل آور نے لاریب سے کہا تھا-

"ک...کیسا کام" لاریب نے نا سمجھی سے پوچھا-

"کسی ملازمہ کے ہاتھ آدھا چمچ چینی ایک چمچ پتی اور ایک کپ دودھ بھجوا دیں" دل کے مسکرا کر کہنے پر وہ نا سمجھی میں سر ہاں میں ہلاتی جانے لگی تھی کے اچانک اسے دل آور کی بات اور مسکراہٹ عجیب لگی تھی-

"آپ کو یہ سب کیوں چاہیئے" لاریب کے معصومیت سے پوچھنے پر دل آور کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی جسے اسنے اپنی بھاری مونچھوں میں چھپا لیا تھا اور کپ میز پر رکھ کر اسکے سامنے رکھا تھا-

"وہ اس لیئے مس لاریب کے مجھے چائے کی طلب ہے اور آپ میرے لیئے یہ گرم پانی لائیں ہیں" دل آور کے کہنے پہ لاریب نے بے ساختہ کپ میں جھانکا تھا جہاں گرم پانی اسکا منہ چڑا رہا تھا-لاریب کا منہ حیرانگی سے کھلا تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھی کے یہ سب کیسے ہوا تھا-

"ایم...ایم سوری مجھے نہیں پتا یہ سب کیسے ہوا میں تو آپکے لیئے چائے ہی لائی تھی" لاریب کی ہڑبڑاہٹ کو دل آور انجوائے کر رہا تھا-

Posted On Kitab Nagri

"کوئی بات نہیں مس لاریب یہ چائے ہی ہے بس دو تین چیزیں اس میں ڈالنی ہوں گی- آپ ایسا کریں وہ چیزیں بھجوادیں میں انہیں مکس کر کے چائے بنالیتا ہوں"

"میں آپکو چائے بھجواتی ہوں" لاریب کپ اور ٹرے اٹھاتی باہر نکل گئی تھی- جس پر دل آور قہقہ لگا کر ہنسا تھا- تھوڑی ہی دیر بعد لاریب نے ڈھنگ سے چائے بنا جر ملازمہ کے ہاتھ بھیجی تھی-

"کیا بات ہی بھئ ایسی کونسی خوشی ہے جس کی وجہ سے اکیلے اکیلے ہی مسکرایا جارہا ہے"

لاریب گارڈن میں کھڑی مسکرارہی تھی جب بھابھی نے آکے اسے کندھے سے ہلایا تھا-

"خوش تو بہت ہوں بھابھی پر اس سے زیادہ پرسکون ہوں"

لاریب نے مسکراتے ہوئے کہا-

"آپکی خوشی کی وجہ ہمیں بھی بتائیں"

"آج عمل کی لاسٹ رپورٹ آنی تھی اود آپکو پتا ہے بھابھی ڈاکٹر کا کہنا ہے کے اب عمل بلکل ٹھیک ہے اور بہت جلد وہ پہلے کی طرح بھاگ دوڑ بھی کرسکتا ہے-اور تو اور احلام کے میٹرک کا رزلٹ بھی بہت اچھا آیا ہے- اور آج میری سیلری آئی ہے وہ ماما کو ایزی لوڈ کروائی ہے تا کہ احلام کا کالج میں ایڈمیشن جلد کروادیا جاے"

لاریب نے خوشی سے وفاشاہ کو بتایا-

"چلو یہ تو بہت اچھی خبر ہے- اور رہی آپکی سیلری کی بات تو وہ میں بخوبی دیکھ رہی ہوں"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے ان نئے کھلونوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو لاریب ہر ماہ سیلری ملنے پر نور شاہ کے لیئے لاتی تھی۔ جن سے نور مزے سے کھیل رہی تھی۔

"بھابھی نور میری بھی تو بھتیجی ہے میں اسکے لیئے اتنا بھی نہیں کر سکتی" لاریب نے مصنوعی خفگی دکھائی تھی۔

"بلکل نور پر آپکا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا رباب کا ہے" وفا نے پیار سے لاریب کے پھولے گلابی گال کو کھینچا تھا جس پر وہ کھلکھلا کر مسکرائی تھی۔ تبھی ہلکی ہلکی بارش شروع ہوئی تھی جب بھابھی اندر کی طرف بھاگی تھیں لاریب کے بلانے پر انہوں نے "امی مجھے بلا رہی ہیں" کہہ کر سہولت سے انکار کیا اور اندر چلی گئیں جبکہ لاریب نور کو اٹھائے بچوں کی طرح بارش کو انجوائے کرنے لگی یہ جانے بغیر کے دل آور ٹیرس پر کھڑا کب سے اسے بچوں کی طرح جھومتا دیکھ مسکرا رہا تھا۔

آج سنڈے تھا اور وہ فریش ہو کر سیدھا کچن میں آئی تھی جہاں خلاف توقع بھابھی اور پھپھو اسے کچن کے باہر کاؤنج میں بیٹھی نظر آئی۔ پھپھو سے اسے پتا چلا کے آج کھانا اور کوئی نہیں بلکہ رباب شاہ بنا رہی تھی-لاریب کو جان کر کافی حیرانی ہوئی تھی کیونکہ وہ جب سے یہاں آئی تھی اسنے رباب کو کھنگ تو دور کی بات ہے گلاس بھی اٹھا کر رکھتے نہیں دیکھا تھا جبکہ بھابھی سے پتا چلا تھا کے وہ پہلے بھی اچھی کک بننے کی ناکام کوششیں کر چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بڑے سخت آڈرز ہیں کے آج کوئی بھی کچن میں نہیں جاے گا نا ہم نا ملازمہ انکا کہنا ہے کے کسی کی موجودگی سے انکا فوکس خراب ہوتا ہے" بھابھی نے رباب کی بات دہرائی تھی- تبھی مین ڈور کھولتا دل آور انکی طرف آیا تھا جسکے پیچھے نعیم بڑے بڑے شاپرز اٹھاے آرہا تھا- دل آور نے آتے ہی رباب کو آواز لگائی تھی- جس پر فورا رباب باہر آئی تھی بلیک جینز اور گرین ٹاپ جے اوپر ایپرن پہنے بالوں کا جوڑا بناے ہوے دل آور کے پاس رکی تھی- ایپرن پر چیزوں کے دھبے اس بات کے گواہ تھے کے رباب شاہ بہت محنت سے اپنا کام کر رہی تھی-

لاریب کو وہ اس حلیے میں بہت کیوٹ لگی تھی مگر یہ بات وہ چاہ کر بھی اس سے نہیں کر سکتی تھی- نعیم شاپرز میز پر رکھ کے جا چکا تھا-

"یہ لیں رباب صاحبہ سامان چیک کر لیں پورا ہے یا کچھ رہتا ہے" دل آور کے کہنے سے پہلے ہی رباب نے شاپرز میں جھانکنا شروع کیا تھا-

"تھینک یو بھائی آپ سب لے آے ہیں جو جو میں نے منگوایا تھا- اگر کچھ چھوٹ جاتا تو میری ریسیپی اور محنت دونوں خراب جانے تھے" رباب شاہ جو پریشانی میں شاپرز الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی کے کہی کچھ رہ تو نہیں گیا اب کافی خوش تھی-

Posted On Kitab Nagri

"میں تو کچھ نہیں بھولا پر خدارا آپ ہم سب پر رحم فرما کر ہر بار کی طرح کھانا اوور کک مت کر دینا" دل آور نے رباب شاہ کی چھوٹی سی مغرور ناک دباتے ہوئے کہا جس پر رباب جھنجھلاتی ہوئی پیچھے ہوئی تھی جبکہ دل آور مختصر سی نظر لاریب پر ڈالتا نیلم شاہ کے پاس بیٹھا تھا۔

"امی آپکو یاد ہے انکے ہاتھ کی بنی وہ بریانی........بریانی کم کھچڑی زیادہ تھی" اب کے دل آور نے قہقہ لگاتے ہوئے رباب شاہ کو چڑایا تھا۔ جس پر لاریب نے گہری نظروں سے دل آور کو ہنستے ہوئے دیکھا تھا کاریب نے پہلی بار اسے اتنا کھل کر ہنستے ہوئے دیکھا تھا کیونکہ دل آور گھر کم باہر زیادہ رہتا تھا۔

"اس بار رباب شاہ پوری تیاری سے میدان میں اتری ہے آپ سب میرے ہاتھ کا کھانا کھا کر اپنی انگلیاں چاٹتے رہ جائیں گے" رباب نے ایک ادا سے کہا تھا جس پر سب ہی مسکرائے تھے۔ اتنے میں وہاں توقیر شاہ آئے تھے۔ "وفا بچے آپکو پرسو شام میرا ڈرائیور ایک فائیل دے کے گیا تھا وہ لا دیں زرا مجھے" سب انکی طرف متوجہ ہوئے تھے جبکہ رباب کا سانس ایک منٹ کیلئے رکا تھا۔

"جی بابا میں نے وہ رباب کو دی تھی امی کو دینے کیلئیے" توقیر صاحب کے بعد اب وہ رباب سے مخاطب ہوئی تھی۔

"رباب بابا کو وہ فائیل لا دیں" وفا کے کہنے پر رباب کے ہاتھوں میں پسینہ نمودار ہوا تھا پریشانی اسکے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ فائیل" رباب وہ فائیل رکھ کر بھول گئی تھی وہ تب سے ہی فائیل ڈھونڈ رہی تھی مگر وہ نہیں ملی تھی-

"ہاں وہ فائیل کہاں ہے لے کے آئیں جلدی مجھے دیر ہو رہی ہے"توقیر شاہ کی بھاری آواز سے رباب سوچوں سے باہر نکلی تھی-

"باباوہ"رباب کاگلاسوکھ رہاتھا-جانتی تھی کے توقیر شاہ بھلے ہی اس سے پیار کرتے تھے مگر وہ لاپرواہی زرا بھی برداشت نہیں کرتے تھے اسے اس وقت ان سے ڈرلگ رہا تھا-

"""وہ کیا......رباب ہم لیٹ ہورہے ہیں وہاں لوگ ہمارا انتظار کررہے ہوں گے جلدی لیکر آئیں

-توقیر شاہ نے ٹائیم دیکھتے ہوے کہا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"وہ.....وہ فائیل تو میں نے لاریب کو دی تھی" رباب کو کچھ نا سوجھنے پر اسنے ساری بات لاریب پر ڈال دی تھی جبکہ لاریب نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا-

"ہاں...ہاں میں نے وہ فائیل لاریب کو ہی دی تھی-ایکچویئلی وہ امی کے کمرے میں جارہی تھی جب میں نے انہیں وہ فائیل امی کو دینے کے لیئے دی تھی"

رباب کے کہنے پہ سب نے لاریب کی اور دیکھا-

"لاریب آپ نے تو ابھی تک مجھے کوئی فائیل نہیں دی" نیلم شاہ نے لاریب سے کہا تھا جبکہ لاریب کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کے رباب نے اتنا بڑا جھوٹ کیوں بولا اور اب وہ ان سب کو کیا جواب دے-جواب دیتی بھی کیسے وہ تو کسی بھی فائیل کے بارے میں نہیں جانتی تھی-

Posted On Kitab Nagri

"بتائیے بچے وہ فائیل کہاں ہے" اب کے توقیر شاہ نے لاریب کو مخاطب کیا تھا وہ انہیں سچ بتانے ہی والی تھی جب اسنے رباب پر بھرپور نظر ڈالی تھی پریشانی ڈر خوف کیا نہیں تھا اسکے چہرے پر وہ مسلسل اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی ماتھے پر پسینے کی بوندیں اسے رباب کا ڈر باور کروا گیا تھا-

"لاریب مجھے دیر ہو رہی جائیں وہ فائیل لا کر دیں" توقیر شاہ نے پھر سے کہا تھا جس پر لاریب نے گہرا سانس بھر کر کہا تھا-

"دراصل پھپھو میں وہ فائیل آپکے پاس لا ہی رہی تھی جب......جب مجھے ماما کی کال آئی اور میں وہ فائیل آپکو دینا بھول گئی اور......" ایک سیکنڈ کی خاموشی کے بعد وہ پھر بولی-

"اور وہ فائیل مجھ سے.... مجھ سے کھو گئی" لاریب نے بامشکل اپنی بات مکمل کی تھی اسے نہیں پتا تھا کے وہ کیا بول رہی تھی جبکہ اسکی بات پر جہاں سب کو حیرت ہوئی تھی وہیں توقیر شاہ کے ماتھے کے بل ابھرے تھے-

"ایم.....ایم سوری انکل" لاریب نے بنا نظریں اٹھاے ہی اس غلطی کی معافی مانگی تھی جو اس نے کی ہی نہیں تھی البتہ بھابھی اور پھپھو کافی پریشان ہوئی تھیں کیونکہ وہ توقیر شاہ کو جانتی تھی کے انہیں لاپرواہی سے چڑ تھی-

"سوری....سوری کا کیا کروں میں بچے وہ فائیل بہت اہم تھی آج کی ڈیئل کے لیئے وہ پراپرٹی کے کاغزات تھے اب آپ بتائیں میں انہی ان کاغزات کی جگہ سوری دوں" توقیر شاہ کا لہجہ بے شک ہلکا تھا

Posted On Kitab Nagri

مگر اس میں چھپی انکی پریشانی اور لاریب کو غیر زمہدار ٹھہرانا صاف جھلک رہا تھا اس سے پہلے کے وہ اور کچھ بھی کہتے جب لاریب کی جھکی نظرئں اور باپ کی پریشانی دیکھتے ہوے دل آور نے مداخلت کی تھی-

"بابا... آپ پریشان مت ہوں میں دیکھ لوں گا سب "

"کیا دیکھ لیں گے..... پراپرٹی کے اصل کاغزات تھے وہ دل آور میں بیانہ پکڑ چکا ہوں اور لاسٹ ڈیٹ بدھ کی ہے "توقیر شاہ نے پریشانی سے کہا جس پر رباب کی آنکھوں میں شرمندگی کے آنسو آے تھے-

"بابا دو دن ہیں ہمارے پاس ابھی- میں کہہ رہا ہوں نا بے فکر ہو جائیں کاغزات گھر میں ہی ہیں مل جائیں گے اگر نا ملیں تو میں دوبارہ بنواؤں گا بھروسہ کریں" دل آور کے حونسلہ دینے پہ توقیر شاہ سر ہلا کر دل آور کا کندھا تھپتھا کر اپنے کمرے میں چلے گئیے-

لاریب کمرے میں آ کے مسلسل رباب کی اس گھٹئیہ حرکت کے بارے میں شوچ رہی تھی- آج اسے سچ میں رباب پر بہت غصہ آیا تھا اسکی وجہ سے آج پہلی بار وہ سب کے سامنے شرمندہ ہوئی تھی آج رباب کے جھوٹ کی وجہ سے توقیر شاہ نے اسے لاپرواہ سمجھا تھا اسے رہ رہ کر رباب پر غصہ آ رہا تھا-وہ اپنی سوچوں میں مگن تھی جب دروازے پہ دستک ہوئی تھی-

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اس وقت کون ہو سکتا ہے" لاریب نے گھڑی کی طرف نظر گھمائی تھی جہاں رات کے 12:30 ہو رہے تھے-لادیب نے دپٹہ سر پہ ٹکا کے دروازہ کھولا تھا-دروازے پہ کھڑی رباب شاہ کو دیکھ لاریب حیران ہوئی تھی-لاریب اسکو اندر آنے کا راستہ دیتی بیڈ پہ بیٹھی تھی-یعنی وہ اپنی ناراظگی کا احساس کروا رہی تھی-رباب آ کے اسکے سامنے خاموشی بیٹھی تھی-رباب شاہ اپنی بات کرنے کے لیئے لفظ تلاش کر رہی تھی اور لاریب اسکے بولنے کی منتظر تھی-لاریب اسکے آنے کی وجہ سوچ رہی تھی کیونکہ آج تک رباب شاہ نا تو اسکے کمرے میں آئی تھی اور نا ہی کبھی ڈھنگ سے بات کی-

"ایم سوری"

رباب کے منہ سے نکلے ان لفظوں پر لاریب کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا اس نے رباب کے چہرے کو دیکھا جہاں شرمندگی کے تاثرات صاف جھلک رہے تھے-

"میں آپ سے بہت شرمندہ ہوں لادیب میں نے ہمیشہ آپکو اگنور کیا کبھی ڈھنگ سے آپ سے بات نا کی آپ سے نفرت کی اور تو اور اپنی نفرت چھپانے کی بھی ظرورت نا سمجھی"

رباب شاہ سر جھکاے بول رہی تھی جبکہ لاریب حیرت کا مجسمہ بنی اسے سن رہی تھی-

"سب نے مجھے کہا کہ اریب بہت اچھی ہے دل کی صاف ہے پر میں نے کبھی نا مانا مجھے لگتا تھا آپ سب کو بیوقوف بنا رہی ہیں آپ بلکل اپنی ماں پر گئی............" یہ کہتے ہی رباب نے ہلکی سی نظر اٹھا کر لاریب کو دیکھا تھا جو کے اپنی ماں کے بارے میں یہ سن کر سر جھکا گئی-

Posted On Kitab Nagri

"میں سمجھ سکتی ہوں اپنی ماں کے بارے میں ایسے الفاظ سن کر انسان کو دکھ ہوتا ہے-مجھے بھی دکھ ہوتا تھاجب جب میں نے آپکی ماں سے اپنی ماں کی توہین سنی آپ کو شائید نہیں پتالاریب آپکی امی سے بات کرنے کے بعد امی سب سے چھپ چھپ کر رویا کرتی تھیں.........تب مجھے بہت غصہ آتا تھا"

"پھر آپ یہاں آئیں تب مجھے آپ لوگوں کی خود غرضی پر بہت غصہ آیا-جس گھر کے مکین کو آپکی والدہ نے ہمیشہ زلیل کیا ملنا پسند نا کیا اپنی پڑنے پر انہوں نے اپنی بیٹی کو اسی گھر میں رہنے بھیج دیا-امی اور بھابھی کے لیئے آپکی محبت مجھے ایک ڈرامہ لگتا تھا ایک خود غرضی".........

رباب اپنے دل کی ہر بات لاریب کے سامنے رکھ رہی تھی-

"آپکی والدہ کا غصہ میں آپ پر اتارتی تھی مگر ٹرسٹ می آج جو کچھ بھی ہوا میں اس پر شرمندہ ہوں وہ فائیل بہت امپورٹنٹ تھی میں نے اپنی لاپرواہی سے اسے کھو دیا بہت ڈھونڈنے پہ بھی وہ فائیل مجھے نہیں ملی-میں کبھی بھی ایسی حرکت نا کرتی پر بابا کے پوچھنے پر میں ڈر گئی تھی اور نا چاہتے ہوے بھی آپ پر الزام لگا دیا بنا یہ سوچے کے آپ پر کیا گزرے گی آپ کی غلطی نا ہونے پر بھی آپ کو شرمندہ ہونا پڑا"-

"آج مجھے احساس ہوا کے میں غلط تھی جو اپکی اپنوں کیلئیے محبت اور غرض کو خود غرضی کا نام دیتی رہی-آج میں نے جانا کے آپ نیک اور صاف دل رکھتی ہیں اگر آپ چاہتی تو سب کو سچ بتا سکتی تھیں مگر آپ نے جھوٹ بول کر ساری بات خود پہ لے لی" اب کے رباب نے لاریب کے ہاتھ تھامے تھے-

Posted On Kitab Nagri

"میں دل سے معافی چاہتی ہوں اپنی ہر اس بات پر جس سے آپکا دل دکھا-میں جان گئی ہوں کے آپ بلکل ویسی نہیں ہیں جیسی میں سمجھتی تھی-میں امید کرتی ہوں کہ آپ میری ہر نادانی کو بھول کر مجھے معاف کریں گئیں کیونکہ آپکا دل بہت بڑا ہے"

اسکی بات پر لاریب بے ساختہ مسکرائی تھی-اسے وہ اسوقت ایک بچی لگی تھی جو اپنے دل کی ہر بات سچائی سے بتا گئی تھی اور اسے اپنی غلطی کا احساس تھا-

"اٹس اوکے فار ایوری تھنگ..........لیکن جو آج تم نے کیا اس سے میں بہت ہرٹ ہوئی ہوں اور تمہیں اسکی سزا بھی ملے گی"لاریب نے شرارت سے مصنوعی خفگی دکھاتے کہا تھا-

"مجھے آپکی ہر سزا منظور ہے........بتائیں کیا سزا ہے میری"رباب نے اداس ہوتے کہا تھا-

"ہاں تو رباب صاحبہ تمہاری سزا یہ ہے کے تم مجھے کراچی کے بیسٹ آئیس بار کی آئیس کریم کھلاو گی-"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رباب شاہ لاریب کی اس چھوٹی سی سزا پر خوشی سے "ڈن"بولی تھی-

"تو پھر کل میرے آفس سے آنے تک ریڈی رہنا-"

اگلے دن وہ دونوں وعدے مطابق آئیس کریم کھانے گئیں تھیں-اور باقی گھر والوں کے لیئے آبھی آئیس کریم لائیں تھیں-ان دونوں کو گاڑی سے ایک ساتھ نکلتے دیکھ لان میں بیٹھا ہر شخص حیران ہوا تھا-وہ دونوں کسی بات پر مسکراتی چلی آرہی تھی-نیلم شاہ کے پوچھنے پہ لاریب نے بتایا تھا-

Posted On Kitab Nagri

"کیا......رباب اود آپکو آئیس کریم کھلانے لے کے گئیں" وفا کے حیرت سے کہنے پہ سب نے ہی رباب کو دیکھا تھا جس پر وہ سٹپٹائی تھی-

"کیا ہے آپ سب مجھ مظلوم بچی کو ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں"

"مظلوم بچی.....ہیں.....کون مظلوم بچی دل آور آپکو کیا یہاں کوئی مظلوم بچی نظر آرہی ہے" معیز شاہ نے مظلوم پر خاصا زور دیتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا تھا جس پر دل آور نے فوراً اپنی نظریں لاریب سے ہٹائیں تھیں جو کے سب بھلائے اسے ہی دیکھ رہا تھا جبکہ دوسری طرف لادیب معیز کی شرارت پہ مسکرا رہی تھی-

"یہاں وہاں کیا دیکھ رہے ہیں وہ مظلوم بچی کوئی اور نہیں میں ہوں اور کیا ہوا اگر میں اپنی کزن کو آئیس کریم کھلانے لے گئی- جلنے کی ضرورت نہیں ہے آپکے لیئے بھی لائی ہوں" رباب نے بہت معصوم بنتے ہوئے کہا جس پر سب ہی مسکرائے تھے-

رباب کی دوستی کے بعد لادیب اور بھی خوش رہنے لگی تھی- آفس آتے ہی اسے مومنہ بیگم کی کال آئی تھی-

"ہیلو... اسلام و علیکم ماما کیسی ہیں آپ "

"وعلیکم اسلام میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو" مومنہ بیگم کی آواز میں پریشانی صاف عیاں ہوی تھی-

"جی میں ٹھیک ہوں.....کوئی پریشانی ہے ماما عمل اود احلام تو ٹھیک ہے نا"

Posted On Kitab Nagri

"سب ٹھیک ہے... میں نے ایک ضروری کام کے لیئے فون کیا ہے-مجھے کچھ پیسوں کی ضرورت ہے اس بار تمہاری سیلری ایڈوانس میں چاہیئے"

"ایڈوانس"لاریب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا جس پر مومنہ بیگم نے فورا کہا-

"جانتی ہوں لاریب تم نے آج تک ایڈوانس نہیں لیا مگر اس بار مجھے ضرورت ہے"ایک لمحے کو اسے اپنی ماں پر ترس آیا وہ عثمان ملک کی زندگی میں جن پیسوں سے کھیلتی تھی آج انہی پیسوں کے لیئے پریشان تھیں کتنا کچھ بدل گیا تھا ایک انسان کے جانے پہ-

"ٹھیک ہے ماما آپ پریشان ناہوں میں کرتی ہوں کچھ"

لاریب نے انہیں تسلی دیکر فون رکھ دیا اس نے انسے پیسوں کی وجہ دریافت نہیں کی تھی اب حالات نے اسکی ماں کو بدل دیا تھا اب انکی زندگی اپنے بچوں کے گرد گھومنے لگی تھی اور ویسے بھی لاریب کا سب کچھ اسکی فیملی تھی-

آج ہفتہ تھا معمول کے مطابق لاریب اور رباب رباب کے کمرے میں مووی دیکھنے میں مصروف تھیں جب وفا دروازہ کھولتی اندر آئی تھی-

"اٹھو بھئی لڑکیوں جلدی سے اپنا حلیہ درست کریں ہم باہر جارہے ہیں" وفا ایل ای ڈی کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی-

"رئیلی کہاں جارہے ہیں ہم لوگ"رباب نے ریموٹ کو سائیڈ پہ پھینکتے کہا-

Posted On Kitab Nagri

"جہاں آپ دونوں کہیں گی ہم وہاں جائیں گے "وفا نے پیار سے کہا-

"اوکے.....تو انتظار کس بات کا ہے چلیں "رباب بیڈ سے چھلانگ لگاتی باہر بھاگنے کو تھی جب بھابھی نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا-

"ارے ارے ایسے نہیں پہلے آپ اپنا حلیہ درست کریں "رباب شاہ نائیٹ سوٹ میں ملبوس ننگے پاؤں ہی بھاگی تھی-اسے شروع سے ہی آوٹنگ خوب پسند تھی-رباب اپنا حلیہ دیکھ خود ہی ہنسی تھی-

"سوری....میں اکسائٹمینٹ میں بھول ہی گئی ابھی چینج کر کے آتی ہوں" رباب ڈریسنگ روم کی طرف بھاگی تھی-اب کے وفا نے لاریب سے کہا جو کے ایل ای ڈی پر نظریں جمائے تھی-

"لاریب آپ بھی جائیں اور تیار ہو جائیں"

"بھابھی میں کیا کروں گی جاکر آپ لوگ جائیں اور ان بجوائے کریں"لاریب نے کہا تھا-

" بلکل نہیں آپ نے پچھلی باد بھی ایسا ہی کہا تھا اس بار کوئی بہانا نہیں چلے گا"وفا نے اسکے انکار کو ضائع کیا تھا-

"پر بھابھی......"اس سے پہلے لاریب کچھ کہتی رباب اسکو ایسے ہی کھڑی دیکھ کر چیخی تھی-

"لاریب آپ ابھی یہیں کھڑی ہیں جائیں جاکر ریڈی ہو جائیں دیر ہو رہی ہے""رباب وہ"........

"کوئی بہانہ نہیں چلے گا میں نے آپ کی باتیں سن لی ہیں-اگر آپ نہیں جائیں گی تو میں بھی نہیں جاؤں گی"رباب شاہ نے منہ پھلاتے ہوئے کہا جس پر لاریب مسکرائی تھی-

Posted On Kitab Nagri

"اوکے میں 5 منٹ میں آتی ہوں "لاریب نے ہار مان کر کہا-

"آپ کو جتنا ٹائم لینا ہے لے لیں ہم گاڑی میں آپکا ویٹ کر رہے ہیں "وفا نے کہا تھا-

سب گاڑی میں اسکا ویٹ کر رہے تھے اسکے آتے ہی وفا نے پیچھے کا دروازہ کھولا تھا-رباب نور کو لیئے فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر معیز کی جگہ دل آور کو دیکھ لاریب نظریں جھکا گئی تھی-

"چلیں "دل اور نے سب سے اجازت مانگی "یس "رباب اور وفا نے مشترکہ کہا تھا جس پر دل آور نے گاڑی سٹارٹ کی تھی- گاڑی فراٹے بھرتے مین روڈ پر آگئی تھی اس عرصے میں دل آور نے مرر سے ایک دوبار لاریب کو دیکھا تھا جو سر جھکائے گود میں رکھے اپنے ہاتوں کو دیکھ رہی تھی-نود شاہ مرر سے نظر آتی گاڑیوں کو پکڑنے کی کوشش کرتی دل آور کو بہت پیاری لگی تھی اسنے ہاتھ بڑھا کر اسکا ننھا ملائم ہاتھ اپنی گرفت میں لیا تھا جو کے ابھی بھی اپنے شگل میں مصروف تھی-

"اوکے تو بتائیں کہاں چلنا ہے "دل اود کے پوچھنے پر وفا نے جواب دیا-

"جہاں آپ لے جائیں دیور جی"

"ہر مجھے تو آپ لائیں ہیں..... سو آپ ہی ڈیسائیڈ کریں"

"میں بتاتی ہوں...... ہم ایسا کرتے ہیں پہلے کلفٹن چلتے ہیں پھر کسی بھابھی کے فیورٹ آئیس بار چلتے ہیں "رباب شاہ کے مشورے پر سب نے اگری کیا تھا-

تقریبا ایک گھنٹہ کلفٹن گھومنے کے بعد اب سب آئیس کریم سے لطف اندوز ہو رہے تھے-

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"لاریب آپکو کلفٹن کیسا لگا ویسے آپ پہلے بھی بھابھی کے ساتھ آچکی ہیں" رباب کے پوچھنے پر لاریب نے کہا-

"بہت اچھا..... بہت سکون ہے وہاں کی چلتی ٹھنڈی ہواوں میں اور رباب پتا ہے ہر بار ٹھنڈے پانی میں اتر کر ایسا لگتا ہے جیسے سمندر ہمیں اپنی اور بلا رہا ہے"

یہ تو سچ ہے کاریب سمندر انسان کو اپنی اور کھینچتا ہے اسی لیئے میں آپ سے کہہ رہی تھی زیادہ آگے " مت جائیں" وفا نے لاریب سے کہا تھا -

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"دوبار تو میں نے لاریب کو بازو سے پکڑ کر ہلایا ورنہ یہ میڈم تو چلی تھیں سمندر پار" رباب نے ہنستے کر بتایا-اچانک وفا کی نظر آئیس باد کے باہر نظر آتی چائے شاپ پر پڑی جو شائید نیا لگ رہا تھا-کیونکہ وفا وہاں اکثر آتی تھی

"دل آور یہ کیا نئ شاپ بنی ہے" وفا نے دل آور سے پوچھا اسنے وفا شاہ کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا-

"جی بھابھی یہ شاپ ابھی مکمل ریڈی نہیں ہوئی نیکسٹ ویک اسکی اوپننگ ہو گی" دل آور نے انفارمیشن دی-

"آپکو پتا ہے لاریب بھابھی کو چائے بہت پسند ہے اس لیئے انکی نظریں تو ہمیشہ چائے شاپ پہ ہی رہتی ہیں کراچی کا کوئی چائے شاپ نہیں چھوڑا جہاں سے بھابھی نے چائے نہیں پی" رباب شاہ نے لاریب کو بتا کر اب وفا سے پوچھا تھا-

"ویسے بھابھی کراچی میں آپکو کہاں کی چائے پسند ہے" رباب شاہ نے تجسس سے پوچھا-

Posted On Kitab Nagri

"مزارے قائید روڈ پر اجمل چائے شاپ ہے انکی چائے سب سے بیسٹ ہے" وفاشاہ نے پر جوش انداز میں اجمل چائے شاپ کی کمرشل دی تھی۔

"ارے بھابھی آپ اجمل چائے کو چھوڑیں میں ایک ایسی جگہ جانتا ہوں جہاں کمال کی چائے ملتی ہے اور آپ نے آج تک ایسی چائے نہیں پی ہو گی" دل اور کے بتانے پر وفا نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"ایسا ہو ہی نہیں سکتا کے بھابھی نے کبھی کراچی کی کسی شاپ کی چائے پی نا ہو" رباب کے کہنے پہ دل آور نے مسکرا کر کہا۔

"جی رباب بھابھی نے تو کیا ہماری فیملی میں بھی کسی نے ایسی چائے نا پی ہو گی"

"ایسا کیا خاص ہے اس چائے میں اور کہاں سے ملتی ہے" وفا نے تجسس سے پوچھا۔

"وہاں کی خاص بات یہ ہے کے ملازم ہونے کے باوجود وہاں چائے شاپ کا اونر پیش کرتا ہے اور دوسری بات تو بہت خاص ہے" دل آور نے مزے سے بتایا۔

"کیسی خاص بات" اب کے رباب نے بھی انٹرسٹ لیا۔جبکہ لاریب آئس کریم کھانے میں مگن تھی پر کان دل آور کی بات پہ تھے۔

"وہاں کپ میں چائے کے بجائے ابلا ہوا پانی دیا جاتا ہے جبکہ اسی ٹرے میں دودھ چینی پتی الگ سے دیا جاتا ہے اور ان سب کو خود مکس کر کے پیئیا جاتا ہے" دل آور نے شرارت بھرے لہجے میں کہتے ہوے لاریب پر نظریں جمائی تھیں جبکہ اسی بات پہ لاریب کو بہت برا لگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا لاریب آپ ٹھیک ہیں" دل آور نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا-

"رباب انہیں پانی پلائیں" وفا کے کہتے ہی رباب شاہ نے پانی کا گلاس لاریب کے منہ کو لگایا تھا جبکہ لاریب نے پانی پی کر بھیگی آنکھوں سے دل آور کو تھا-اتھو لگنے کی وجہ سے لاریب کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے-اسکی انکھوں میں خفگی تھی جس سے محظوظ ہو کر دل آور نے کہا تھا-"مس لاریب کبھی وقت نکال کر آپ بھی چلیئے گا بھابھی کے ساتھ آپ نے بھی ایسی اترنگی چائے کبھی ناپی ہو گی آخر کو آپکا ہوناوہاں ضروری ہے" رباب شاہ اور وفا شاہ کو مد نظر رکھ کر وہ فورا بولا تھا-

"آئی مین آپ کراچی میں مہمان ہیں تو آپکو تو وہ اترنگی چائے پلانا فرض بنتا ہے" جس پر لاریب نے خفگی سے نظریں موڑلی تھیں-

رباب شاہ کے فون کرنے پہ لاریب گھر جلدی آگئی تھی-رباب سے اسے پتا چلا تھا کے پھوپھو انکل معیز بھائی اور بھابھی توقیر شاہ کے کسی قریبی کی دیتھ پہ ملتان گئیے ہیں اور دل آور حسب معمول حیدر آباد ہی تھا- اور اب بچی وہ دوڈرپوک لڑکیاں جو شام کے 5 بجے ہی رات اکیئلے گزارنے سے ڈر رہی تھیں-رباب شاہ نے آج تک رات اکیئلے نہیں گزاری تھی اس بار پھپھو اسے لاریب کے سہارے چھوڑ گئی تھیں کیونکہ انہون نے لاریب کو ہر حالات میں بہادر پایا تھا وہ مطعمین تھی یہ جانے بغیر کے لاریب بھی اکیلے رات گزارنے سے ڈرتی تھی-

Posted On Kitab Nagri

کھانا کھانے کے بعد سب ملازم اپنے گھر جا چکے تھے اب بس چوکیدار ہی تھا-وہ دونوں رباب کے کمرے میں آ گئیں تھیں نیند انکی آنکھوں سے کوسو میل دور تھی کوئی مووی دیکھ کر نیند آسکتی ہے ایسا سوچتے انہوں نے ایل ای ڈی آن کی تھی-کافی دیر چینل بدل بدل کر دونوں تھک گئیں تھیں-

"لاریب یار.......کوئی بھی پروگرام اچھا نہیں آرہا"رباب نے اکتا کر ایل ای ڈی بند کی تھی-

"ہوں......تو ایسا کرتے ہیں کافی بنانے چلتے ہیں-ہو سکتا ہے ہمارے آنے تک کوئی اچھا سا پروگرام آ جائے"لاریب کے مشورے سے وہ کافی بنانے کچن میں ائی تھیں واپس آکر جب انہوں نے ٹی وی آن کیا تو یہ کیا.........لیٹ نائیٹ کی وجہ سے تمام چینل پر اسلامک پروگرام چل رہے تھے-صرف ایک چینل پر انگلش مووی چل رہی تھی-تھوڑی دیر ہی گزری تھی انکو وہ مووی دیکھتے ہوئے جب انہیں احساس ہو تھا کے وہ مووی ہارر تھی-ہارر سین دیکھ کر دونوں بری طرح ڈری تھیں مگر یہ بات لاریب نے رباب پر عیاں نا کی تھی-

"لا.....ریب.....مجھے ڈر لگ رہا ہے"رباب شاہ نے ٹی وی پر نظریں جمائے کانپتی آواز سے کہا-

"اگر اتنی ہارر مووی دیکھو گی تو ڈر تو لگے گا ہی نہیں"لاریب نے اسکے ہاتھ سے ریموٹ لیکر ٹی وی بند کیا تھا-

"رات زیادہ ہو گئی ہے رباب میرا خیال ہے اب ہمیں سونا چاہئیے"

لاریب نے کہا-

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اوکے مگر ہم لائیٹ آف نہیں کریں گے "رباب نے ڈرتے ہوے کہا-وہ دونوں ایک دوسرے سے لپٹی آنکھیں بند کیئیے سونے کی کوشش کر رہی تھیں کے لاریب کو رباب کی ڈری ہوئی آواز آئی-

"لاریب مجھے پانی چاہیے"

"ہاں تو جگ میں پانی ہو گا پی لو"لاریب نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ کی طرف اشارہ کرتے کہا-

"لیکن اس میں پانی نہیں ہے اور مجھے پیاس لگی ہے"

رباب نے معصوم سامنہ بنا کر کہا-اب وہ دونوں ڈرتے ہوے پانی لینے کچن میں آئی تھیں لاؤنج کی تمام لائیٹ آف تھی وہ ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے کچن میں گئیں انہیں لگ رہا تھا کے ابھی کہی سے جن نکل آئے گا پانی لیکر وہ اپنے کمرے میں جا رہی تھیں کے اچانک کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی تھی جس پر وہ دونوں لرز کر رہ گئی تھیں-

دونوں سیڑھیوں میں کھڑی ایک دوسرے میں گھسی جا رہی تھی رباب تو پوری لاریب سے لپٹی تھی-ڈر کے مادے لاریب کے ہاتھ میں موجود جگ سے پانی کی بوندیں چھلک کر زمین پر گری تھیں ان گرتی بوندوں کی آواز پر دونوں مزید ڈری تھی-اب کسی کے قدموں کی آواز انہیں اپنے قریب آتی محسوس ہو رہی تھی ڈر کے مارے ان سے ہلنا بھی مشکل تھا-آنے والا شخص ان کے قریب آ کے رکا تھا-اس سے پہلے وہ شخص کچھ کرتا لاریب نے ہمت کرتے ہاتھ میں پکڑا پانی کا جگ اس پر الٹ دیا تھا-اتنا ہی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نہیں لاریب نے زور زور سے جگ اسکے کندھے پہ مارا تھا-جس پر وہ شخص کراہ کر ان سے دو قدم پیچھے ہٹا تھا-اور یہی وہ موقع تھا جب رباب نے چوکیدار کو اپنی مدد کو بلایا تھا-

"بھوت بھوت بھوت بشیر چچا اندر آئیں ہمارے گھر میں بھوت گھس آیا ہے" رباب شاہ نے چلانا شروع کر دیا تھا-اس سے پہلے کے وہ شخص سنبھلتا چوکیدار رباب کی آواز کو فولو کرتا اندر آیا تھا اور اسکی ٹارچ کے زریعے لاریب کو اندازہ ہوا تھا کے وہاں کوئی بھوت نہیں البتہ چور ظرور تھا-

"بشیر چچا یہ بھوت نہیں چور ہے" لاریب نے اپنی ذہانت دکھاتے ہوے کہا جس پر چوکیدار نے اس شخص کو اپنی گرفت میں لیا تھا-چوکیدار نے اسے چند مکے رسید کئیے تھے جب وہ شخص زوردار آواز میں دھاڑا تھا-

"بشیر چچا چھوڑیں مجھے یہ میں ہوں دل آور" دل آور کی آواز پہ چوکیدار نے فوراً اسکو چھوڑا تھا اور ٹارچ کی روشنی اسکے چہرے پہ کی تھی-دل آور کا چہرہ دیکھ کر جہاں رباب شاہ نے سکون کا سانس لیا تھا وہیں لاریب کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا تھا-

"معزرت چھوٹے بابا میں نے آپکو دیکھا ہی نہیں" چوکیدار بری طرح شرمندہ ہوا تھا-

"لائیٹس آن کریں ساری" ایک بار پھر وہ کسی شیر کی طرح دھاڑا تھا جس پر چوکیدار نے بھاگ کر ساری لائیٹیں آن کی تھی-پورا کا پورا لاؤنج روشن ہوا تھا سارا منظر صاف ہوا تھا-

رباب شاہ دل آور کو دیکھ کر فوراً اسکے گلے آ لگی تھی-

Posted On Kitab Nagri

چھوٹے بابا وہ رباب بٹئیا کے چلانے پر مجھے لگا کوئی آ گیا ہے اور........"دل آور کے غصے کو دیکھتے

چوکیدار سے اپنی بات پوری کرنا بھی مشکل ہوئی تھی-

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے آپ جائیں اپنا کام کریں اور ہاں بنا چہرہ دیکھے حملہ کرنا غلط بات ہے آئندہ خیال رکھیئے گا" اسکے سمجھانے پہ چوکیدار سرہاں میں ہلاتا باہر بھاگا تھا۔

"تھینک گاڈ بھائی آپ ہیں پتا ہے میں کتنا ڈر گئی تھی" رباب کے کہنے پہ دل آور نے خفگی دکھاتے اسے خود سے دور کیا تھا۔چوکیدار کے جانے کے بعد اب باری ان دو شیرنیوں نما بھیگی بلیوں کی تھی۔

"بھائی پانی" رباب نے ڈرتے ہوئے پانی کا گلاس دل آور کی طرف بڑھایا جو کے صوفے پہ بیٹھا اپنا کندھا سہلا رہا تھا۔

"پورا جگ پانی کا کھا چکا ہوں اپکو ابھی بھی لگتا ہے کے مجھے پانی کی ضرورت ہے" دل آور نے پہلے خود کو پھر لاریب کو دیکھ کر ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا۔جس پر لاریب شرمندگی سے سر جھکا گئی تھی۔

"بھائی ہمیں سچ میں نہیں پتا تھا کے وہ شخص آپ ہیں اور اندھیرے میں اپکا چہرہ بھی نہیں دیکھ پائے ویسے بھی ہم پہلے ہی ڈر رہی تھیں کہ اوپر سے آپ اسطرح اچانک سامنے آگئے" رباب نے صفائی دینا چاہا۔

"میں بھی تو آپ دونوں کے لیئے ہی کراچی ایا ہوں بھابھی نے بتایا کے آپ دونوں اکیلی ہیں یہ جان کر سب چھوڑ کر آیا ہوں کے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اپ ڈرتی ہیں اور رہی ان محترمہ کے ڈرنے کی بات تو اگر یہ ڈر رہی ہوتی تو جھانسی کی رانی بن کر مجھ پر اٹیک نا کرتیں"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

دل آور اب کھڑا ہو کر رباب کی کلاس لے رہا تھا جب دوسری طرف دیوار سے لگی لاریب کو اسکی بار پہ غصہ ایا تھا جو کب سے اپنی غلطی پر نادم ہونے کی وجہ سے سر جھکائے دل آور کو سن رہی تھی اب وہ بھی بول پڑی تھی۔

"کیا.... کیا کہا آپنے.... جھانسی کی رانی ہاں..... اگر آپ یوں آدھی رات چھپ کر چوروں کی طرح آئیں گے تو سامنے والی بندی جھانسی کی رانی نہیں بنے گی تو اور کیا کرے گی" دل آور اسکی بات سن کر اسکی طرف پلٹا تھا اور بلکل اسکے قریب جا کھڑا ہوا تھا۔لاریب جو پہلے ہی دیوار کے پاس کھڑی تھی اسکو اپنے قریب دیکھ دیوار سے جا لگی تھی۔اسکو سمٹتا دیکھ دل آور نے دونوں ہاتھ اسکے ارد گرد دیوار پہ ٹکاے کر مزید اسکے قریب ہوا تھا۔

"تو آپکے کہنے کا مطلب ہے آپ سچ میں جھانسی کی رانی ہیں........... تو سنئیے مس جھانسی کی رانی یہ میرا گھر ہے اور دل آور شاہ کسی بھی وقت کبھی بھی کہی بھی آ سکتا ہے بنا وقت کی پابندی اور اجازت کے بغیر" وہ جو غصے میں ناسمجھی سے بول پڑی تھی دل آور کو اپنے اتنے قریب پا کر اسکے چھکے چھوٹے تھے لاریب کا سانس ایک لمحے کو رکا تھا دل شائید دھڑکنا ہی بھول گیا تھا۔ دل آود اسکی موٹی موٹی آنکھوں میں دیکھتے کافی کچھ بول رہا تھا پر لاریب کو کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا اسکی حالت غیر ہوتی دیکھ رباب شاہ نے مداخلت کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اووف بھائی مان لیا آپ سہی ہیں اور ہم غلط-اب بس بھی کریں یہ کوئی ٹائم ہے کچہری لگانے کا رات بہت ہو گئی ہے صبح بات کریں گے" رباب نے دل آور کو لاریب سے دور کرتے کہا جبکہ دل آور اپنے کمرے میں چلا گیا تھا اسکے جاتے ہی لاریب کا رکا سانس بحال ہوا تھا-کمرے میں اکر رباب تو سکون سے سو گئی تھی مگر لاریب دل آور کو سوچتی رہی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے باہر اسکے ساتھ کیا ہوا تھا-

صبح وہ بنا ناشتہ کئیے بنا ہی آفس کے لئیے جلدی نکل آئی تھی نجانے کیوں پر رات کو اسے نجانے کیا ہوا تھا اج تک کسی کو بھی لیکر لاریب کا دل بے قابو نہیں ہوا تھا مگر دل آور کو لیکر وہ ایسا کیوں سوچ رہی تھی-وہ دل آور کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لئیے وہ جان بوجھ کر واپس بھی لیٹ ہی آئی تھی 6:30 پر وہ گھر پہنچی تھی-مین گیٹ سے وہ چلتی اندر آرہی تھی کے بلیک کلر کی بی ائم ڈبلیو کو سامنے سے آتا دیکھ لاریب کے حواس خطا ہوئے تھے اسنے ڈرتے ہوے مظبوطی سے اپنی آنکھیں بند کی تھی ٹھیک دو سیکنڈ کے بعد لاریب نے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ گاڑی بلکل اسکے پاس رکی تھی-فرنٹ سیٹ کی ونڈو سے سر باہر نکال کر دل آور نے شرارتی انداز میں کہا تھا-

"ڈونٹ وری مس جھانسی کی رانی میں بنا چہرہ دیکھے کسی پر اٹیک کرنا جائیز نہیں سمجھتا-ویسے بھی بنا جرم کے کسی پر اٹیک کرنا جھانسی کی رانی کا فلسفہ ہو گا دل آور شاہ کا نہیں"

اپنی بات مکمل کرتا دل آور گاڑی سائیڈ سے نکالتا جا چکا تھا لاریب کے گلابی کٹ دار ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی تھی-

Posted On Kitab Nagri

پھپھو لوگ کے واپس آنے پہ سب پہلے جیسا ہو گیا تھا اگر کچھ پہلے جیسا نہیں تھا تو وہ تھا لاریب کا دل جو دل آور کو دیکھ کر بے سو کی سپیڈ پکڑنے لگا تھا-وہ اب دل آور سے کترانے لگی تھی شائید وہ اپنے دل کا حال سمجھ چکی تھی-پر وہ ایسا کوئی خواب دیکھنا نہیں چاہتی تھی جسکو حاصل کرنا ممکن نا تھا کیونکہ وہ اپنے اور دل آور کے درمیان کے فاصلے کو سمجھتی تھی-

پھپھو کے کہنے پہ لاریب نے وفا شاہ کی ہیلپ کے لیئے آفس سے چھٹی کی تھی وہ صبح سے ہی کچن میں کھڑی وفا کی ہیلپ کروا رہی تھی جب رباب شاہ بھی وہاں آئی تھی-

"بھابھی یہ کونسے گیسٹ آ رہے ہیں جنکی خاطر مدارت کیلئیے انکل نے خود ہدایت کی ہے"لاریب کے سوال پر وفا نے مسکرا کر رباب شاہ کو دیکھا تھا جس پر وہ نظریں جھکا گئی تھی-

"ارے آپکو نہیں پتا آج ہماری نخریلی اور پیاری سی رباب صاحبہ کے سسرالی آ رہے ہیں"لاریب کو جانکر حیرت ہوئی کیونکہ رباب نے اسے اس بارے میں کبھی زکر نہیں کیا تھا-

"رباب کے سسرال والے"لاریب نے کنفرم کیا-

"جی....بابا کے دوست کے اکلوتے فرزند جو کے دل آور کے کلاس فیلو تھے-رباب کے بچپن سے ہی وہ رباب کا ہاتھ مانگتے رہے مگر بابا ہر بار انہیں انکی پڑھائی کے لیئے ویٹ کا بولتے رہے-مگر آج وہ لوگ بابا سے رباب کے نکاح کی ڈیٹ فائینل کرنے آئے ہیں-دراصل زرک کو بزنس ٹرینگ کے لیئے

Posted On Kitab Nagri

امریکہ جانا ہے اس لیئے انکا چاہنا ہے کے جانے سے پہلے وہ نکاح کی رسم ادا کریں" وفا کے تفصیل سے بتانے پر جہاں لاریب کو خوشی ہوئی تھی-

" یہ بہت اچھی خبر ہے- مگر اس گھنی نے مجھے آج تک اس بات کا علم تک نہیں ہونے دیا...... ویسے بس کہوں یہ میڈم آج شرمائی شرمائی کیوں پھر رہی ہے" لاریب نے پیار سے رباب کے بالوں کی لٹ کھینچی تھی-

" آہ...... کیا کر رہی ہیں کاریب میرے مظلوم بالوں پر ظلم کیوں کر رہی ہیں ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی" رباب کے ایکٹنگ سے کہنے پہ وہ تینوں ایک ساتھ ہنسی تھیں-

ہوں...... تو موصوف کا نام زرک ہے- پھر تو میں بھی اپنے ہونے والے بھائی سے ملنا چاہوں گی زرا ہم بھی تو دیکھیں کہ وہ کونسے بہادر ہیں جنہوں نے ہماری رباب کو چاہنے کی ہمت کی ہے....... کیا وہ آ رہے ہیں آج" لاریب کے تجسس پہ دونوں مسکرائی تھی-

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"نہیں وہ آج نہیں آرہے لیکن آپ نکاح پہ مل لینا" وفا کے کہنے پہ لاریب کا منہ اترا تھا-

"بھابھی آپ کا سارا سامان آگیا ہے اگر کسی اور چیز کی ضرورت ہو تو نعیم سے کہئیے گا" دل آور اسکے پیچھے کب آکھڑا ہوا تھا اسے اندازہ ہی نہیں ہوا تھا-لاریب کا دل زور سے دھڑکا تھا-

زرک کی فیملی اود توقیر شاہ کی اجازت سے رباب کا نکاح اگلے ہفتے طہ ہوا تھا انکے جاتے ہی پھپھو پریشانی سے ادھر ادھر بوکھلائی پھر رہی تھی-وہ سوچ سوچ کر ہی ہلکان ہو رہی تھیں کہ اتنی جلدی سب کیسے ہو گا-

"پھپھو آپ پریشان نا ہوں میں آفس سے چھٹئیاں لوں گی پھر سب مل کر کر لئیں گے" لاریب نے انہیں حونسلہ دینا چاہا-

Posted On Kitab Nagri

"نہیں بچے آپ نے آج بھی چھٹی کی تھی اور میں نہیں چاہتی آپکو آفس میں کوئی پرابلم ہو"

"کوئی مسلہ نہیں ہوگا میں نے اس سے پہلے بہت کم چھٹئیاں کئی ہیں اسلئیے مجھے باآسانی چھٹئیاں ملیں گی-ویسے بھی رباب میری بہن ہے اسکے نکاح کی تیاری میں خود کروں گی"لاریب کے پرجوش ہونے پر وہ مسکرآئی تھیں-وعدے کے مطابق لاریب نے 4 چھٹئیاں لی تھیں رباب کا ہر کام لاریب کے ذمہ تھا کارڈز وغیرہ شاپنگ ہر کام میں لاریب وفا شاہ کے ساتھ تھی- پھپھو اور وہ رباب کے سسرال والوں کے کپڑے لینے بازار آے تھے باہر لانے جانے کا کام نعیم کا تھا دل آور اسکے علاوہ کسی پہ بھی یقین نہیں کرتا تھا لئیڈیز سوٹ لاریب اور جینٹس کے سوٹ نعیم کی پسند کے تھے- پھپھو نے لاریب کے منع کرنے کے باوجود بھی اسے ایک خوبصورت ڈریس اور جیولری دلائی تھی-

رباب شاہ کے نکاح میں ایک دن ہی بچا تھا- آدھے مہمان آچکے تھے اور کچھ ڈائیریکٹ فنکشن پہ ہی آنے تھے-گھر میں ہر جگہ گہما گہمی تھی سب اپنی اپنی جگہ مصروف تھے آخر کو توقیر شاہ کی اکلوتی بیٹی کا نکاح تھا ویسے بھی دونوں بھائیوں کی جان رباب شاہ میں بستی تھی- اسی لئیے وہ اپنے آفس کو بھلائے نکاح کی تیارئیوں میں مصروف تھے-لاریب کا من تھا کے کاش ماما بھی وہاں آتی اور ان سب سے ملکر جانتی کے وہ کتنی غلط تھیں-اسکا شدت سے مومنہ بیگم سے ملنے کا دل تھا مگر یہ خواہش وہ اپنے دل میں دبا کے رہ گئی تھی-ماما کا ان سب سے برا سلوک یاد کر کے اسکا حونسلہ ہی نہیں پڑا تھا کے وہ اپنے دل کی

Posted On Kitab Nagri

بات کسی سے کہتی-لاریب مہمانوں کے لیئے چائے بنانے میں مگن تھی جب رباب نے اسے پیچھے سے آکر گلے لگالیا تھالاریب کے چونکنے پر رباب شاہ نے کہا تھا-

"ارے ڈریں نہیں میں ہوں"

"تم نے توڈراہی دیا تھا"لاریب نے مسکرا کر کہا-

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو...... بھئی میں لادیب ہوں زرک نہیں"رباب کو مسلسل اپنی طرف دیکھتے دیکھ لاریب نے شرارت سے کہا تھا-

"دیکھ رہی ہوں آپ وہی ہیں جن کو غلط سمجھ کر میں نے نفرت کرنے کی غلطی کی تھی...... مگر آپ ہیں جو مجھے بہن بن کر میری اتنی ہیلپ کر رہی ہیں تھینک یو لادیب آپ نا ہوتی تو شائید میں کملائی پھرتی"رباب شاہ کے جزباتی ہونے پر لادیب دھیرے سے مسکرائی تھی-

"تم بہت سمجھدار ہو رباب سب سنبھال لیتی اور دوبارہ تھینکس مت بولنا"

"اچھامان لیتی ہوں ویسے میرے پاس آپکے لیئے ایک اچھی خبر ہے"رباب نے فریج سے جوس نکال کر گلاس میں ڈالا تھا-

"کیسی خبر"

Posted On Kitab Nagri

"یہی کے کل آپکی ماما آرہی ہیں......دراصل تین دن پہلے ماما نے انکو انوآئیت کیا تھا مگر انکے آنے کا کنفرم نہیں تھا اسی لیئے آپکو نہیں بتایا آج انہوں نے کال کر کے اپنے آنے کا بتایا" رباب نارمل انداز میں کہتے جوس پینے لگی جبکہ لاریب کو کافی حیرانی ہوئی تھی-

"ماما آرہی ہیں" لادیب نے سوالیہ نشان چھوڑا تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا-

"ہاں......میں جانتی تھی آپ بہت خوش ہوں گی آخر اتنا ٹائم جو ہو گیا ہے ان سے ملے" رباب کے مسکرا کر کہنے پہ لاریب نے اسکی انکھوں میں کچھ ڈھونڈنا چاہا تھا-کچھ نا ملنے پہ لاریب بولی تھی-

"رباب ماما کے بی ہیو کے باوجود بھی آپ لوگوں نے"........

"جانتی ہوں آپ کیا کہنا چاہتی ہیں مگر لاریب امی کے رشتہ داروں میں ایک وہی آتی ہیں انکو بلانا تو ضروری ہے نا اور مجھے ان سے کوئی مسلہ نہیں کیونکہ انہوں نے مجھے آپ جیسی پیاری بہن جو دی ہے" رباب شاہ نے لاریب کا گال چوما تھا جس پر دونوں مسکرا آئی تھی-

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شام کے سات بجے پھپھو نے اسے اپنے کمرے میں بلایا-

"پھپھو آپنے بلایا"

"جی بچے دراصل نور کی طبعیت مجھے کچھ مناسب نہیں لگ رہی-وفا اور معیز انکے والدین کو رسیو کرنے ائیرپورٹ گئیے ہیں اس لیئے اگر آپ فری ہیں تو نور کو ڈاکٹر کے پاس لے جائیں"

"جی پھپھو میں لے جاؤں گی مگر ہے کہاں وہ" لاریب نے نور کو پھپھو کے پاس نا پا کر پوچھا-

Posted On Kitab Nagri

"وہ اپنے دادا کے پاس ڈرائینگ روم میں ہیں آپ ریڈی ہو جائیں آپکو دل آور لے جائے گا" دل آور کا نام سنتے ہی لاریب کا دل زور سے دھڑکا تھا-وہ چاہ کر بھی اسکے ساتھ جانے سے انکار نہیں کر پائی تھی-

اپنی ہی سوچوں میں الجھی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی جب اچانک وہ کسی مظبوط چیز سے ٹکرائی تھی- لاریب اس اچانک تصادم پر بوکھلائی تھی-اس سے پہلے کے وہ لڑکھڑا کر گرتی دل آور نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی اور کھینچا تھا-وہ دل آور کے سینے سے جا لگی تھی-دل آور کے کپڑوں سے اٹھتی مہک اسکی سانسوں کو بے ترتیب کر گئی تھی-جبکہ لاریب کو خود کے قریب محسوس کر کے دل آور کا دل بھی ایک لمحے کے لیئے بے چین ہوا تھا-دوسرے ہی لمحے سنبھلتے ہوے اسے خود سے دور کیا تھا-جس پر لاریب اپنا دوپٹہ اور سانسیں درست کرنے لگی-

"خیریت ہے جو آجکل جھانسی کی رانی بوکھلائی بوکھلائی پھر رہی ہیں-دھیان کہاں رہنے لگا ہے آپکا" دل آور نے شرارت سے کہتے لاریب کی نظروں میں جھانکا تھا جس پر لاریب نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا-وہ شخص اسے اتنا دلفریب اتنا خوبصورت اس سے پہلے کبھی نا لگا تھا-دل آود کے ہونٹوں پہ نظر پڑتے دل زور سے دھڑکا تھا اسنے فورا اپنی نظریں جھکا لی تھیں-

"از ایوری تھنگ اوکے آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں" دل آور نے اسکی حالت دیکھتے پوچھا-

"سب......سب ٹھیک ہے میں بس اپنے دھیان میں تھی" لاریب کے کہنے پہ دل آور نے بھرپور نظر اس پہ ڈالی تھی-

Posted On Kitab Nagri

"اپنی وے نود کو لیکر میں باہر" دل اور کہہ کے رکا نہیں تھا جس پر لاریب نے خدا کا شکر ادا کیا تھا-

گاڑی کسی بڑی سی بلڈنگ کے سامنے رکی تھی یہ کراچی کا فینس چائیلڈ کلینک تھا- دل آور نے پہلے ہی ڈاکٹر سے بات کرلی تھی جس وجہ سے انہیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا- ڈاکٹر نے انہیں روم میں بلایا تھا لاریب نور کو اٹھائے دل آور کے پیچھے چلدی- دل آور نے نوٹ کیا تھا کہ لاریب بار بار اپنی درست چادر کو مزید درست کر رہی تھی- لاریب سوائے آفس کے ہر جگہ چادر لیکر جاتی تھی- دل آور کو ایسی لڑکیاں بہت پسند تھی- دل آور نے آگے بڑھ کر نور کو لاریب سے لے لیا تھا اب وہ دونوں ساتھ چل رہے تھے آس پاس سگ گزرتے لوگ ایک بار تو انہیں مڑ کر ضرور دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ دونوں ساتھ چلتے ایک دوسرے کو مکمل کر رہے تھے- ڈاکٹر کے پاس پہنچ کر دل آور نے نور لاریب کو پکڑا دی تھی- ڈاکٹر کے پوچھنے پر لاریب نے نور کی ساری کنڈیشن انہیں بتائی تھی ڈاکٹر نے لاریب کی ساری بات تحمل سے سننے کے بعد نور کا بخار چیک کیا اور میڈیسنز لکھ دی تھیں جو کے اسی کلینک سے ہی ملی تھی- باہر نکلتے ہی نور کو دل آور نے واپس لے لیا تھا- وہ دونوں کاؤنٹر پر کھڑے میڈیسن لے رہے تھے جب ہاس کھڑی نرس نے نور سے پیار کرتے کہا-

"ماشااللہ آپکی بیٹی بہت خوبصورت ہے لگتا ہے اپنی ماما پر گئی ہے" نرس نے لاریب کی طرف اشارہ کرتے دل آور کو کہا تھا جس پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا- نظریں ملتے ہی دونوں نے اپنی نظریں پلٹی تھیں-

Posted On Kitab Nagri

"تھینکس" دل آور پے کرتا آگے بڑھ گیا تھا جبکہ لاریب میڈیسنز اٹھاتی اپنا دل اور چادر سنبھالتی اسکے پیچھے چلدی-

جب وہ گھر پہنچی تو مومنہ بیگم بھی پہنچ چکی تھیں جنہیں نعیم نے ائیر پورٹ سے پک کیا تھا-کافی دیر بعد کو دیکھ کر لاریب کافی اموشنل ہو گئی تھی ان کے گلے لگتے ہی وہ رو پڑی تھی-بیشک بچپن سے ہی اسے مومنہ بیگم سے وہ پیاد اور توجہ نہیں ملی تھی جسکی وہ حقدار تھی مگر تھیں تو اسکی ماں ہی نا-انہوں نے بھی اسے سینے سے لگا کر ڈھیر سارا پیار کیا تھا لاریب کو محسوس ہوا تھا کے مومنہ بیگم کافی بدل چکی تھیں وقت اور حالات نے انہیں باور کرایا تھا کے اصلی دولت پیسہ نہیں اولاد اور رشتے ہوتے ہیں-مومنہ بیگم کے ساتھ سب کا اچھا سلوک دیکھ کر انہیں شرمندگی محسوس ہوئی تھی-پھپھو تو انکے قدموں میں بچھی جا رہی تھیں-مومنہ بیگم کتنا بدل چکی تھی اس بات کا احساس نیلم شاہ کو تب ہوا جب مومنہ بیگم نے ان سے اپنے تمام تر کئیے برے سلوک اور روئے کی معافی بلا جھجک مانگی تھی اگر پہلے والی مومنہ بیگم ہوتی تو ان سب کا اچھا سلوک انکا بلند اخلاق نہیں بلکہ اپنے رتبے کا رعب سمجھ کر اکڑ کر پھرتی مگر یہ منظر اس سے بر عکس تھا-

"کیا کرتی ہیں آپ مومنہ... میں بھلا آپ سے کیسے ناراض ہو سکتی ہوں آپ تو میرے اکلوتے مرحوم بھائی کی محبت ہیں اگر آپ اسطرح معافی مانگے گئیں تو انکی روح بے چین ہو گی اور ویسے بھی اپنوں سے

Posted On Kitab Nagri

کوئی ناراض ہوتا ہے کیا" نیلم شاہ نے انہیں گلے لگا لیا تھا-مومنہ بیگم انکے اور رباب شاہ کی لیئے بہت سے گفٹس لائی تھی جسے لیتے ہوئے نیلم شاہ کو اپنے بھائی کی یاد آئی تھی اور انکی آنکھیں بھری تھیں-

فنکشن آل موسٹ شروع ہو چکا تھا سب تیار ہو کر لان میں جا رہے تھے نکاح گھر کے لان میں ہی تھا-رباب نے پارلر سے آتے ہی لاریب کی کلاس لی تھی جو ابھی بھی سادہ سے ہلیے میں مہمانوں کی خدمت میں لگی تھی-رباب اسے ڈانٹ رہی تھی جبکہ لاریب مسکرا کر سر سے پیر تک رباب کا جائیزہ لے رہی تھی-وائٹ کامدار میکسی پر میرون بھاری کامدار دپٹہ سر پر ٹکائے بال ایک طرف ٹکائے خوبصورت جیولری پہنے بہت جچ رہی تھی لادیب کو وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی-لادیب نے نظروں نظروں میں ہی اسکی نظر اتاری تھی اور آگے بڑھ کر اسکا ماتھا چوم لیا تھا جس پر رباب جھنپی تھی- تبھی بھابھی نے بھی اسکو ڈانٹ کر تیار ہونے بھیجا تھا-زرک کی فیملی آچکی تھی-جب لاریب جلدی جلدی سے تیار ہو کر نیچے آرہی تھی-جب اندر کسی کام کیلئیے آتے دل آور کی نظر سیرھئیاں اترتی لادیب پر پڑی تھی-سی گرین سٹائیلش لانگ فراک پہنے لمبے گھنے بال کھول کر پشت پر چھوڑے دو آوارہ لٹیں جو کے بار بار لادیب کو تنگ کر رہی تھی مناسب سا میک اپ کیئیے کانوں میں بڑے بڑے سلور جھمکے جو کے ہل ہل کر لاریب کے گالوں کو چوم رہے تھے دپٹہ کندھے پہ ٹکائے مناسب سی ہیل پہنے لاریب دل آود کو بے حد حسین لگی تھی اس نے آج تک لادیب کو بنا دپٹہ کے نہیں دیکھا تھا-دل آود نے آج تک

Posted On Kitab Nagri

اتنے سلکی اور لمبے بال نہیں دیکھے تھے-دل آور سب بھلائے اسکو دیکھنے میں مصروف تھا جب نعیم نے آکر اسے ہلایا تھا وہ نجانے کب اس کے پاس آکھڑا ہوا تھا-

"بھائی باہر مولوی صاحب آگئے ہیں انکل آپکو بلا رہے ہے" نعیم کے کہنے پہ وہ ہوش میں لوٹا تھا-

"اچھا آپ چلیں میں بس آتا ہوں" اسے نعیم کی دخل اندازی پسند نہیں آئی تھی-دل آور نے پلٹ کر سیڑھیوں کی اور دیکھا مگر لاریب وہاں سے جا چکی تھی-نکاح کے وقت معیز اور دل آور دونوں کی آنکھیں بھری تھیں ابھی کل ہی کی تو بات جب یہی رباب شاہ ان سے ڈول اور ڈول ہاوس کی ڈیمانڈ کیا کرتی تھی نا جانے وہ کب اتنی بڑی ہو گئ تھی-انہوں نے اسے ڈھیر ساری دعائیں دی تھی-جبکہ رباب شاہ ان دونوں کے گلے لگے بہت دیر تک روتی رہی-ان تینوں کو دیکھ وہاں موجود ہر شخص کی آنکھیں بھری تھیں-

"چلیں بس اب رونا بند کریں میک اپ خراب ہو گیا تو ڈائین لگے گئیں زرک بیچارے تو دیکھ کے بھاگ ہی جائیں گے" دل آور نے رباب کے سر پر پیار بھری چپت لگائی تھی جس پر رباب نے فورا اپنے آنسو صاف کئے تھے اسکی اتنی تیزی پر سب ہنسیں تھے-

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وفا لاریب شفا اود تمام کزنز نے رباب شاہ کو لا کرا سٹیج پر بیٹھا تھا-زرک کے ا سٹیج پر آکر بیٹھنے سے رباب شاہ بری طرح جھنپی تھی اسکو خود میں سمٹتے دیکھ زرک کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی-رباب شاہ کی حالات سے محظوظ ہوتا زرک مزید اسکے پاس ہو کر بیٹھا تھا جس پر رباب مزید سر جھکا گئی تھی-وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھے چاند سورج کی جوڑی لگ رہے تھے-جہاں رباب خوبصورتی کا مجسمہ لگ رہی تھی وہیں زرک بھی سفید سوٹ پر سفید کامدار پرنس کوٹ پہنے کسی شہزادے سے کم نا لگ رہا تھا-وفا شاہ اور معیز شاہ ریڈ کلر کے ڈریس پہنے جچ رہے تھے جبکہ نور ریڈ شرارہ پہنے گھوم گھوم کر کھکھلا رہی تھی-ہر طرف خوشی کا ماحول تھا-مگر لاریب اداس سی مہمانوں کو

Posted On Kitab Nagri

دیکھ کی بھیڑ میں دل آود کو تلاش کر رہی تھی اس نے ایک بار بھی اسے نہیں دیکھا تھا اور نا ہی دل آور نے اسے دیکھا تھا ایسا صرف اسے لگ رہا تھا-اگر اسے پتا چل جاتا کے دل آور نے کتنی بھرپور اور گہری نظروں سے اسکا جائیزہ لیا تھا تو وہ یہاں وہاں اسے ڈھونڈنے کے بجائے ایک جگہ ٹکی ہوتی-

"لاریب آپ یہاں کیا کر رہی ہیں اوپر آئیں اور فوٹوز بنو آئیں"معیز نے ہاتھ بڑھا کر کہا تھا جس پر لاریب مسکراتی گفٹ پکڑے معیز کا ہاتھ تھام کر اسٹیج پر ائی تھی-اور پکس بنوانے کے بعد لاریب اور زرک کو گفٹس دیئے-معیز نے زرک سے اسکا تعارف ہماری چھوٹی بہن کہہ کر کروایا تھا لاریب کو بہت اچھا لگا تھا یہ سچ تھا کے لاریب نے سب کی طرح معیز کے دل میں بھی اپنی ایک مظبوط جگہ بنائی تھی-وہ اسٹیج سے نیچے اتر رہی تھی جب اسکی نظر اس جان دشمن پر پڑی تھی-جو کے براؤن سوٹ میں ملبوس سکن شال سٹائیل سے اوڑھے بے حد دلکش لگ رہا تھا-دل آور نعیم سے کوئی ضروری بات کر رہا تھا جب اسے اچانک خود پر کسی کی نظریں محسوس ہوئی تھی پر اسکے پاس اتنا بھی وقت نہیں تھا کہ وہ یہ جانتا کے اسے کون دیکھ رہا تھا-دوسری طرف دل آور کا لاریب کو نو دیکھنا اسے مایوس کر گیا تھا-پھپھو سب سے لاریب کو ملوا رہی تھیں لادیب کو سب گھر والوں کی طرف سے ملتی بے تحاشہ عزت کو دیکھ مومنہ بیگم کو بہت اچھا لگا تھا-

رات کے 2 بج رہے تھے سارے مہمان جا چکے تھے-لاریب بھی کچن سمیٹ کر فری ہوئی تو کافی تھک چکی تھی وہ چینج کرنے کی غرض سے کمرے میں جا رہی تھی-لاریب تھکاوٹ کے باعث آہستہ سے

Posted On Kitab Nagri

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے کانوں کو بھاری جھمکوں سے آزاد کر رہی تھی- تبھی دل آور اپنے دھیان میں موبائیل یوز کرتا سیڑھئیاں اترتا نیچے آرہا تھا-لاریب کی اس پر نظر پڑتے ہی دل نے بچوں جیسی خواہش کی تھی کے دل آور ایک بار بس ایک بار لاریب کو دیکھے آج سب نے ہی اسے بہت سراہا تھا سوائے اس لاپرواہ کے-لاریب نے اسکو دیکھ کر اپنے قدم نہیں روکے تھے تبھی دل آور اسکے پاس سے گزرا تھا لاریب کے دل نے سی آہ بھری تھی-جب اچانک اسے کسی کے کان میں سرگوشی ہوئی تھی-

"مجھے اندازہ نہیں تھا کے جھانسی کی رانی اتنی خوبصورت ہیں-یہ رنگ دوبارہ پہنئیے گا اچھا لگتا ہے آپ پہ" دل آور کے منہ سے اپنے لیئے ایسے الفاظات سن کر اسکے دل میں ہلچل ہوئی تھی مگر وہ رکی نہیں تھی اپنگ کمرے میں آکر دروازہ بند کرتی وہ شیشے کے سامنے رکی تھی-اپنا مکمل جائیزہ لیتے دل آور کے کہے لفظوں کو یاد کرتے اسکے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی تھی دل زور سے دھڑکا تھا فورا دل پہ ہاتھ رکھتے اسے سکون بخشنے کی کوشش کی گئی تھی تو کیا دل آور نے اسے اتنے غور سے دیکھا تھا مگر کب-..........

دل آور نے توقیر شاہ کے کہنے پہ عمل اور احلام کا ایڈمیشن کراچی کے کالج میں کروآیا تھا ساتھ اپنے کسی دوست کے آفس میں عمل کیلئیے پادٹ ٹائم جاب کا بھی بندوبست کیا تھا-"آپ مناسب سمجھئیں تو آپ بھی اب کراچی میں ہی شفٹ ہو جائیں بھابھی........لاریب ماشااللہ سے اب یہاں سیٹلڈ ہے

Posted On Kitab Nagri

تینوں بچوں کا یہاں سیٹ اپ ہو گیا ہے آپ کے لئیے وہاں اکیلے رہنے میں مسلہ ہو گا" توقیر شاہ کے مخلص مشورے کو انھوں نے دل سے قبول کیا تھا-

"مومنہ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے اور وہ بات میں آپ سے ابھی کرنا چاہتی ہوں" نیلم شاہ نے سنجیدگی سے کہا-کمرے میں اسوقت ان دونوں خاتون کے علاوہ توقیر شاہ اور معیز شاہ موجود تھے-

"جی باجی کہیئے نا" مومنہ بیگم اب دل سے نیلم شاہ کی عزت کرنے لگی تھیں-

"دراصل میں آپ سے کچھ مانگنا چاہتی ہوں"

"میں کیا دے سکتی ہوں آپکو باجی....... عثمان کے جانے کے بعد تو میں خود خالی ہاتھ ہوں" انکی آنکھیں بھرائی تھیں جس پہ نیلم شاہ اٹھ کر مومنہ بیگم کے پاس آئی تھیں اور انہیں حونسلہ دیا تھا-

"آپ خالی ہاتھ کہاں ہیں مومنہ خود نے آپکو تین تین ہیرے عطا کئیے ہیں-اور جو ہمیں چاہئیے وہ صرف آپ ہی دے سکتی ہیں" نیلم شاہ کے کہنے پہ مومنہ بیگم نے حیرانگی سے پوچھا-

"ایسا کیا ہے باجی"

"ہمیں دل آور کے لئیے آپسے ہمادی لاریب کا ہاتھ چاہئیے" نیلم شاہ کے پیاد بھرے لہجے میں کہی اس بات پر مومنہ بیگم یقین نہیں پائی تھیں-

"باجی "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مومنہ لاریب مجھے بہت پسند ہے آپکے بھائی بلکہ اس گھر کا ہر افراد لاریب کو بہت پسند کرتا ہے پتا ہی نہیں چلا کب لاریب نے ہم سب کے دلوں میں گھر کر لیا-اس لیئے میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئیے لاریب کو اپنی بیٹی بنانا چاہتی ہوں منع مت کرنا.........رباب کے جانے کے بعد میں اور وفا اکیلی ہو جائیں گئیں اس لیئے ہم سب چاہتے ہیں کے لاریب اب مستقل یہاں رہیں مگر پورے حق سے ہم سب کو انکی عادت پر گئی ہے "نیلم شاہ کی بات پر انہیں یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا-

"آپ پر کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں ہے آپ سوچ سمجھ کر فیصلہ کریئے گا مگر یہ یاد رکھیئے گا لاریب ہمارے گھر کی بہو بنے یہ اس گھر کے تمام افراد کی دلی خواہش ہے "اب کے توقیر شاہ نے کہا تھا-

"آپ سب نے جو مجھے عزت دی اسکے لیئے شکریہ-دل آور بہت اچھا بچہ ہے اسے اپنا داماد بناب میرے لیئے ظرف کی بات ہے مگر میں لاریب کی اجازت کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتی "مومنہ بیگم کافی دیر خاموش رہنے کے بعد بولی-

"جی جی انکی اجازت کے بغیر انکی زندگی کا فیصلہ کرنا ناانصافی ہو گی "توقیر شاہ نے کہا-

"اور دل آور.........کیا وہ اس رشتے کے لیئے راضی ہے "مومنہ بیگم نے اب دل آور کے بارے میں پوچھا-

Posted On Kitab Nagri

"ممانی وہ گھر پر موجود نہیں ہیں کسی میٹنگ کے لیئے لاہور گئیے ہیں-ویسے بھی وہ ایک سمجھدار لڑکے ہیں انکی مرضی ہماری مرضی کے خلاف نہیں ہو گی آپ بے فکر ہو کر لاریب سے بات کریں"معیز شاہ نے بڑے مان سے کہا تھا-مومنہ بیگم کو سب خواب جیسا لگا تھا-

"لاریب مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے"مومنہ بیگم نے لادیب سے کہا تھا جو کے لیپ ٹاپ پہ آفس کا کام کر رہی تھی-

"جی ماما کہیں میں سن رہی ہوں"لاریب نے ٹائپنگ کرتے کہا-

"پہلے تم یہ سب چھوڑ کر میرے پاس آکر بیٹھو"اسکی مصروفیت کو دیکھ کر انہوں نے کہا تھا لاریب کے چلتے ہاتھ رکے تھے اور وہ سب چھوڑ کر انکے پاس بیڈ آئی تھی-مومنہ بیگم نے عمل اور احلام کے ایڈمیشن اور عمل کی جاب کا بتایا تو لاریب حیرانگی سے بولی تھی-

"کالج تک تو ٹھیک ہے مگر عمل کی جاب.......ماما عمل کو ابھی جاب کرنے کی کیا ضرورت ہے دل آور نے اسکی جاب کیوں لگو آئی"

"دراصل میں نے ہی بھائی صاحب سے سرسری سی بات کی تھی"مومنہ بیگم نے بتایا-

"لیکن ماما عمل کے ابھی پڑھنے کے دن ہیں میرے ہوتے اسے جاب کی کیا ضرورت ہے"لاریب نے فکرمندی سے کہا وہ عمل اود احلام سے بہت بہت پیار کرتی تھی عثمان صاحب کے بعد تو وہ دونوں اسکی جان بن گئیے تھے-روزانہ سونے سے پہلے وہ ان دونوں سے فون پر بات کرنا نہیں بھولتی تھی-

Posted On Kitab Nagri

"لاریب جاب پارٹ ٹائم ہے اس سے عمل کی پڑھائی پر بھی اثر نہیں ہو گا اور عمل نے خود مجھ سے کہا تھا کے اب وہ بڑا ہو گیا ہے اور تمہارا ہاتھ بٹانا چاہتا ہے"

"مگر ماما"لاریب نے منمناتے ہوئے کچھ کہنا چاہا-

"لاریب وہ بڑا ہو گیا ہے اور کب تک یوں بہن کی کمائی ہر پلے گا کل کو تمہاری شادی ہو گی تب کیا کرے گئیں ہم اس لیئے میں چاہتی ہوں وہ اپنی ذمداری کو سمجھے "مومنہ بیگم نے دور کی سوچتے کہا-

"پر ماما میں کونسا ابھی شادی کر رہی ہوں اور رہی اسکی ذمداریوں کی بات تو ابھی میں ہوں نا"

"بس لاریب اب اسے اپنے پیروں پر کھڑے ہونے دو-احلام کے انٹر کے بعد وہ بھی جاب کرے گی اسطرح گھر کا گزر بسر اچھا ہو جاے گا اور اب میں تمہارے ہاتھ پیلے کرنا چاہتی ہوں"مومنہ بیگم نے دو ٹوک لہجے میں کہا-

"تمہاری پھپھو اور انکل نے کل مجھ سے دل آور کے لیئے تمہارا ہاتھ مانگا ہے ان سب کی دلی خواہش ہے کہ تم دل آور کی دلہن بنو"مومنہ بیگم

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کے چہرے پہ خوشی صاف جھلک رہی تھی جبکہ دل آور کا نام سن کر لاریب کا دل ذور سے دھڑکا تھا-

"مجھے تو دل آور بہت پسند ہے-تم بتاو میری جان کیا تمہیں بھی میری طرح یہ رشتہ منظور ہے کیا تمہیں دل آور پسند ہے"

انہوں نے ساکت بیٹھی لاریب سے کہا تھا-

Posted On Kitab Nagri

"لاریب کچھ پوچھا ہے تم سے "انہوں نے لاریب کو ہلاتے ہوے کہا- جسے ابھی تک اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا- جہاں ایک پل میں خوشی نے اسے گھیرا تھا وہیں دوسرے ہی پل اسے دل آورکا خیال آیا تھا-

"میری پسند اور ناپسند سے کیا ہوتا ہے- فرق پڑتا ہے تو انکی پسند اور ناپسند سے "لاریب نے گہرا سانس لیا تھا-

بیٹا انہوں نے خود تمہارا ہاتھ مانگا ہے وہ سب تمہیں پسند کرتے ہیں اور مجھے بھی دل آور بہت پسند ہے " ایسا قابل لڑکا ہمیں کہیں نہیں ملے گا اور ایسے لوگ ھو تمہارے اپنے ہیں اور تمہیں پیار سے مانگ رہے ہیں"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"بیشک ماما وہ سب بہت اچھے ہیں جانتی ہوں سب پسند کرتے ہیں مجھے اور میں خود ان سب سے محبت کرتی ہوں مگر میں یہ بھی جانتی ہوں کے وہ میرے اپنے ہونے کی ہی غرض سے مجھ پر ترس کھا کر مجھے اپنانے کی بات کر رہے ہیں.......ہو سکتا ہے یہ ان سب کی خواہش ہو مگر دل آور.......ان کے سر پہ مجھے مسلط کیا جا رہا ہے" لاریب نے جزباتی ہو کر اپنے دل کے خدشات ان کے سامنے رکھے تھے-

"نہیں.....تم غلط سمجھ رہی ہو میں ان سب کی نظروں میں ترس کی بجائے تمہارے لیئے مخلص محبت دیکھی ہے" انہوں نے لاریب کو سمجھانا چاہا-

"ماما یہی تو ان سب کی اچھی عادت ہے وہ کسی پر احسان کر کے جتانا بلکل بھی نہیں جانتے.......پھپھو مجھ سے پیار کرتی ہیں شائید اس لیئے وہ مجھے سچ میں اپنی بہو بنانا چاہتی ہوں گی مگر دل آور".......

لاریب کچھ دیر کے خاموش رہنے کے بعد بولی-

Posted On Kitab Nagri

"انہیں تو مجبور کیا جارہا ہو گا ناماماوہ ایک آئیڈ ئیل مین ہیں وہ سب کا بہت خیال رکھتے ہیں انکی چوائس انکا ہر کام پرفیکٹ ہوتا ہے تو اپنی پارٹنر بھی تو پرفیکٹ ڈیسر و کرتے ہیں نا اور میں انکی پر فیکشن پر پوری نہیں اتر ری" لاریب نے دل آور پر سنیلٹی کو سوچتے ہوے ایک قرب سے کہا۔

"نہیں میری جان ایسی بات نہیں ہے میری بیٹی تو بہت خوبصورت اور خوب سیرت ہے جو ایک بہترین لائف پارٹنر بننے کی تمام خوبیاں رکھتی ہے" انہوں نے پیار سے اسکا ماتھا چوما تھا۔

"ماما یہ آپ کہہ رہی ہیں نا کیونکہ میں آپکی بیٹی ہوں آپکو تو ہر حال میں اچھی لگوں گی مگر وہ ایک بولڈ ماحول میں پلے بڑھے ہیں مجھ جیسی بڑے بڑے کپڑے پہننے وی لڑکی کہاں پسند کرتے ہونگے انکو تو کوئی فیشن ایبل اور امیر لڑکی چاہئیے ہو گی" لاریب نے خود پر نظر ڈال کر کہا۔

"ماما میں نہیں چاہتی کے انکے ساتھ کوئی زبردستی ہو اور میں انکے لئیے بن بلائے مہمان کی طرح شامل ہو کر صرف ایک زمداری بن کر رہ جاؤں........ ویسے بھی مجھے ابھی بہت کچھ کرنا ہے اپنے بہن بھائی کے لئیے آپ کسی مناسب الفاظات میں پھپھو کو اس رشتے کے لئیے منع کر دیں" لاریب نے دل پر پتھر رکھ کر کہا۔

"ایک بار سوچ لو لاریب تم جزباتی ہو کر سوچ رہی ہو دل سے سوچ سمجھ کر جواب دینا تمہارے پاس دو دن کا وقت ہے پھر تمہارا جو فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہو گا" مومنہ بیگم کہہ کر کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ ان کو نکلتا دیکھ باہر کھڑی رباب وہاں سے بھاگی تھی۔ رباب شاہ کو جب لادیب اور دل آور کے بارے

Posted On Kitab Nagri

میں پتا چلا تو وہ خوشی سے دل آور کے نام سے لاریب کو چھیڑنے کی غرض سے آئی تو انکی باتیں سن کر پریشان ہوئی تھی رباب نے ہرگز نہیں سوچا تھا کہ لاریب اسکے بھائی کو مس انڈرسٹینڈ کرے گی-مگر وہ بیوقوف احساس کمتری میں وہ گنوا رہی تھی جسے اسکے دل نے شدت سے رب سے مانگا تھا-رباب دل ہی دل میں کچھ ٹھانتی وہاں سے چلی گئی تھی-

"لاریب کل شام کی ٹکٹ بک کروالی ہے میں نے اور کل جانے سے پہلے تمہاری پھپھو کو ہاں یا ناں میں جواب دینا ہے-اس لیئے آج سوچ سمجھ لو اور کل مجھے اپنا فیصلہ بتا دینا" مومنہ بیگم نے اسے آفس کے لیئے نکلتے وقت بتایا تھا-

"جی......پر ماما اگر آپ کچھ دن اور رکتی تو زیادہ بہتر ہوتا" لاریب انکے جانے کا سن کر اداس ہوئی تھی-

"احلام اور عمل وہاں اکیلے مجھے جانا پڑے گا بیٹا پر اداس مت ہو اگلے ماہ ہم ہمیشہ کے لیئے کراچی شفٹ ہونے والے ہی" انہوں نے لاریب کو پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا-جبکہ وہ سر ہلاتی جلدی سے باہر نکل گئی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کے ماما اسکی آنکھوں میں جھانک کر اسکے دل کا حال جانیں-آفس میں سارا وقت وہ دل آور کو ہی سوچتی رہی رباب کے نکاح کے بعد اسکا اسور دل آور کا سامنا نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ لاہور گیا تھا اسکی واپسی میں ابھی تین دن باقی تھے-قسمت اسے وہ دینا چاہتی تھی جسکی خواہش اسکے دل نے کی تھی مگر وہ کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی تھی اپنی عزت اور نفس کو روند کر اپنے دل کا محل

Posted On Kitab Nagri

سجانا اسکے بس کا کام نہیں تھا- بیشک وہ اسے دل وجان سے چاہتی تھی مگر وہ اسکے ساتھ ناانصافی بھی تو نہیں کر سکتی تھی-دل آور کا سوچتے ہوے وہ اس رشتے سے انکاری تھی-گھر آنے پہ مومنہ بیگم نے اس سے جواب طلب کیا تھا-

"آپ کو میرا فائینل جواب صبح ہر حال میں مل جاے گا" لاریب نے اٹل لہجے میں کہا تھا- دل آور سے دوری کا فیصلہ بہت مشکل تھا مگر اسے یہ فیصلہ کرنا تھا اسی لیئے وہ بے چین تھی-سونے کی غرض سے بیڈ کی طرف بڑھی ہی تھی جب دروازہ زور سے بجا تھا اس نے گھڑی پر نظر دوڑائی تو وہاں 11:30 ہو رہے تھے-لاریب نے دروازہ کھولا تو سامنے رباب شاہ کھڑی تھی-

"سب ٹھیک ہے رباب" لاریب نے رباب شاہ کا اترا منہ دیکھ کر پوچھا-

"نہیں میرا دل بہت اداس ہے لاریب.....مجھے زرک شدت سے یاد آرہے ہیں" اسکی اداسی پر لاریب کو ہنسی اور ترس دونوں ایک ساتھ آئے تھے-

"ہوں..........تو بتاو اس سب میں کیا کر سکتی ہوں میں" لاریب نے مسکرا کر پوچھا-

"میرا بہت دل ہے کے زرک آج میرے ساتھ ہوتے اور میں انکے ساتھ چھت پہ جا کر آئیس کریم کھاتی" رباب شاہ کے منہ لٹکانے پہ لاریب کو اس پر ڈھیر سارا پیار آیا-

"ہوں.......اداس ہونا تو بنتا.......پر اب کیا کر سکتے ہیں" لاریب نے افسوس سے کہا-

Posted On Kitab Nagri

"اب......اب......اب وہ نہیں ہیں پر آپ تو پاس ہیں نا" رباب شاہ نے شرارت سے کہا تھا-اسکے ارادے بھانپتے ہوئے لاریب اس سے پیچھے ہٹی تھی-

" بلکل نہیں......... تمہیں زرک بھائی یاد آرہے تو میں تمہارے لیئے زرک بھائی نہیں بن سکتی تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو میں ایسی لڑکی نہیں ہوں" لاریب نے جھوٹی ایکٹنگ کی تھی-

"اوہو لاریب......... آپ بھی کیا کیا سوچتی رہتی ہیں مجھے بس آپکے ساتھ آئسکریم کھانا چاہتی ہوں....... جلدی کریں" رباب نے اسے کھینچتے ہوئے کہا-

"اوکے............ اوکے مجھے شال تو لینے دو" لاریب نے شال اٹھا کر کندھوں پر پھیلائی اور بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کرتے رباب کے ساتھ چلدی- چھت پہ پہنچ کر رباب شاہ کو کچھ یاد آیا تھا-

"اوہو میں بھی نا آئسکریم لانا تو بھول ہی گئی- آپ ادھر رکیں میں بس ابھی آتی ہوں" رباب کے کہنے پہ لاریب نے رباب شاہ کو بازو سے پکڑ کر کہا تھا-

"رباب پلیز جلدی آنا مجھے اکیلے میں ڈر لگتا ہے"

"ارے ارے ڈرنے کی ضرورت نہیں آپ اکیلی تھوڑی ہیں" رباب شاہ نے شرارت سے کہا-

"مطلب"

"مطلب وہ چاند ہے نا آپکے ساتھ" رباب نے آسمان میں نظر آتے چاند کی طرف اشارہ کیا-

Posted On Kitab Nagri

"اوکے جلدی آنا" لاریب رباب کی بات پہ مسکرائی تھی-رباب شاہ آئسکریم لینے نیچے چلی گئی اور لاریب نے چھت پہ چلتی ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرنے کے لیئے آنکھیں بند کی تھیں-

لاریب اپنے ہی دھیان میں نومبر کی ٹھنڈی رات کو محسوس کر تھی اسکا دوپٹہ بار بار اڑ رہا تھا اور ٹھنڑی ہوائیں اسکی لٹوں سے کھیل رہی تھی جب اچانک اچانک ہی اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو لاریب نے فوراآنکھیں کھول کر پلٹ کر دیکھا تھا-سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر لاریب کا دل اسکے سینے سے نکل کر حلق کو آیا تھا-

دل آور کب سے کھڑا مزے سے ہوا کو لاریب کے ساتھ شرارتیں کرتے دیکھ رہا تھا-

"آ...... آپ یہاں" لاریب نے بے ساختہ پوچھا-

"آپ تو لاہور گئیے تھے نا آفس کے سلسلے میں" لاریب نے اسکی موجودگی کا یقین کرتے پوچھا-

"جی بلکل...... میں لاہور گیا تھا آفس کے کچھ اہم فیصلے کرنے مگر یہاں میری زندگی کا فیصلہ سننا زیادہ ضروری تھا بس اسی لیئے سب چھوڑ واپس آنا پڑا" دل آور نے تحمل سے اسکی بات کا جواب دیا تھا-

"تو مس لاریب سنایئے اپنا فیصلہ "دل آور نے اسکی آنکھوں جھانکتے ہوئے کہا-

"کہ...... کیسا فیصلہ "لاریب نے ہکلاتے ہوئے پوچھا-

"آپکی اور میری زندگی کا فیصلہ ہماری شادی کا فیصلہ "دل آور نے اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیا جس سے لاریب نروس ہوئی تھی-

Posted On Kitab Nagri

"وہ صبح آپکو ماما سے پتا چل جائے گا" کہتے لاریب جانے لگی تھی جب دل آور اسکے سامنے آیا تھا-

"میں اپنی اور آپکی زندگی کا فیصلہ آپکے منہ سے سننا چاہتا وہ بھی ابھی اسی وقت" دل آور نے دوٹوک لہجے میں کہا-

"پلیز مجھے جانے دیں رباب آتی ہوگی-اسنے ہمیں یوں ساتھ دیکھ لیا تو کیا سوچے گی وہ" لاریب نے رباب شاہ کے بارے میں سوچتے پریشانی سے کہا-

انکی فکر مت کریں آپکو یہاں میرے کہنے پہ وہی لائی ہیں" دل آور کے دلچسپی سے بتانے پر لاریب کو" کافی حیرانی ہوئی تھی-

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"انہوں نے ہی مجھے فون پر بتایا کے آپکو اس رشتے پر پرابلم ہے اور آپنے ممانی سے اس رشتے کے انکار پر بات کی ہے" دل آور کی کہی ہر بات اسے حیرانی کے سمندر میں ڈبو رہی تھی-

"سو مس لاریب اب مجھے سہی سہی بتائیں آپکو اس رشتے سے کیا مسلہ ہے" لاریب کی خاموشی پر وہ پھر سے بولا تھا-

"میں آپ سے کچھ پوچھ رہا ہوں مس لاریب"

کیا جاننا چاہتے ہیں آپ" لاریب نے تپ کر بولا-

"وہی جو آپکے دل میں ہے"

"کچھ نہیں ہے میرے دل میں......کچھ بھی نہیں" کہتے لاریب کی آواز بھرائی تھی-لاریب جانے لگی تھی جب دل آور نے اسکی کلائی پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا تھا دل آور کے اس اچانک حملے پر لاریب ٹھنڈی پڑی تھی-

"دیکھیں میری آنکھوں میں اور کہیں کے آپکے دل میں میرے لیئے کچھ بھی نہیں"

"مسلہ کیا ہے آپکے ساتھ میرا ہاتھ چھوڑیں" لاریب نے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا-

Posted On Kitab Nagri

"مسلہ......مسلہ جاننا چاہتی ہیں تو سنیں آپ ہیں میرا مسلہ" دل آور نے غصے سے اسے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا تھا-

"مسلہ صرف اتنا ہے کے میں آپکو چاہتا ہوں شادی کرنا چاہتا ہوں آپسے اور آپکو ہمیشہ کے لیئے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں"لاریب کو اپنے اتنے قریب پاکر دل آور کا لہجہ اور لاریب کے کندھوں پر اسکی گرفت دونوں ڈھیلی ہوئی تھی-

لاریب کے چہرے کو دیکھتے وہ اپنا سارا غصہ بھول گیا تھا-

"کس کے کہنے پہ کہہ رہے ہیں ایسا.........پھپھو یا انکل کس نے مجبور کیا ہے آپکو"لاریب کی بات پر دل آور نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا-

"میں اچھے سے سمجھ رہی ہوں........دیکھیں آپکو مجھ پہ ترس کھانے کی ضرورت نہیں ہے میں جانتی ہوں اپکو مجبور کیا جا رہا ہے"لاریب کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر دل آور بری طرح تڑپا تھا-

"میں سمجھا نہیں آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں"

"پر میں اچھے سے جانتی ہوں کہ میں آپکی چوائس نہیں ہوں اور نہ ہی آپکے لائق ہوں اور میں جانتی ہوں آپکو مجھ سے شادی کی لیئے فورس کیا جا رہا ہے- مگر آپکو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے......میں اپنے طور پر پھپھو سے خود بات کروں گی"لاریب کی بات اسکی سمجھ سے دور تھی-

Posted On Kitab Nagri

"ویسے بھی میں جانتی ہوں کے آپکو کسی فیشن ایبل اور سٹائیلش لڑکی چاہیئے" یہ کہہ کر لاریب کی آنکھیں بھری تھیں اور وہ دل آور کو پیچھے کرتے آگے بڑھ گئی تھی جبکہ دل آور وہیں کھڑا حیرت کا مجسمہ بنا اسکی ہر بات کو سمجھ رہا تھا-لاریب کی ہر بات سمجھ کر دل آور تیزی سے اسکی طرف بڑھا تھا-

"لاریب ٹھہریں.......میری بات سنیں" لاریب اسکی آواز پہ ٹھہری تھی مگر پلٹ کر نہیں دیکھا تھا-دل آور نے اسے مظبوتی سے کندھوں سے تھاما تھا جس پر لاریب بری طرح گھبرائی تھی-

"خبر دار جو میری بات سنے بنا یہاں سے ہلی بھی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا" دل آور کے اسطرح پکڑنے پہ لاریب پوری کی پوری پسینے میں نہا گئی تھی اتنی ٹھنڈی ہوا میں بھی اسکی سانس رکی تھی-

"کیا کیا سوچتی رہتی ہیں آپ....آپ نے یہ سوچا بھی کیسے کے دل آور شاہ کو کوئی فورس کر سکتا ہے-میں اپنی زندگی کے فیصلے خود کرتا ہوں.....اور کیا کہا آپ نے آپ خود امی سے اپنے طور پر میرے لیئے انکار کریں گی تو آپکی اطلاع کی لیئے بتادوں کے اگر مجھے کسی کام سے انکار کرنا ہو تو خود منع کر سکتا ہوں"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور رہی بات میرے اسٹینڈرز اور فیشن ایبل لڑکیو کی تو بے شک بولڈ اور سٹائیلش گرلز کے ساتھ پڑھا ہوں اٹھتا بیٹھتا ہوں مگر آپ وہ پہلی لڑکی تھیں جنکو دیکھ کر مجھے لگا کے مجھے ایسی ہی لڑکی سے شادی کرنی ہے جو خود غیر لڑکوں سے محفوظ رکھتی ہے خودار اپنوں کا خیال رکھنے والی" دل آور اسکے قریب کھڑا اپنے جزبات اس تک پہنچا رہا تھا-

Posted On Kitab Nagri

"جب جب آپ نے رباب کو بچانے کے لیئے گھر والوں سے جھوٹ بولا تب تب آپ میرے لیئے خاص بنتی چلی گئی-میری شروع سے ہی خواہش تھی کہ میں شادی اس لڑکی سے کروں گا جو کے سیرت میں بلکل میری ماں جیسی ہو گی ان جیسی کڑکی ملنا مشکل تھا مگر جب میں آپ سے ملا تو مجھے اندازہ ہوا کے آپ نا صرف دکھنے میں بلکہ سیرت اور عادات میں بھی ان جیسی ہی ہیں مجھے اندازہ ہی نہیں ہوا کے کب آپ میرے دل میں گھر کرنے لگی کب مجھے آپ اچھی لگنے لگی-اس دن کلینک میں آپکو بڑی سی چادر میں سر سے پیر تک ڈھکے دیکھ کر میری نظروں میں آپکی عزت مزید بڑھی تھی اوپر سے اس چادر کو بار بار درست کرنا مجھے مزید دیوانہ کر گیا"لاریب دل آور کی ہر بات پر حیران ہو رہی تھی دل آور اسے اس قدر نوٹس کرتا تھا-

"پھر جب نرس ہمیں ہزبینڈ وائف سمجھا تو مجھے اچھا لگا ایسا لگا جیسے اسنے میرے دل کی خواہش جان لی ہو-اور کیا کہہ رہی تھیں آپ ترس ہاں تو مس لاریب کیا آپ دیکھ نہیں سکتی یا سن نہیں سکتی یا پھر آپ چلنے پھرنے سے معزور ہیں ایسا کیا ہے جس چیز کو لیکر آپ پر ترس کھایا جائے"دل آور اب اپنے لفظوں سے اس کی عقل ٹھکانے لگا رہا تھا-

"مجھے ایک باحیا اور سمجھدار لڑکی چاہیئے نا کے کوئی ایسی لڑکی جو لوگوں کو اپنی ظلفوں اور اداوں سے دیوانہ بنائے مجھے ایک ایسی لڑکی چاہیئے جو سجے سنورے تو صرف میرے لیئے جسکے دل میں صرف میں رہوں جسکا دل دل آود شاہ کے لیئے دھڑکتا ہو-اور وہ صرف آپ ہیں جس نے میرے دل میں

Posted On Kitab Nagri

مظبوطی سے قدم رکھا اور میں نے آپکو اپنا بنانے کا فیصلہ کر لیا- رباب کے نکاح کے دن میں نے اپنی خواہش امی اور بابا کے سامنے رکھی تب میرے اس فیصلے پر سب نے دل و جان سے منظوری دی تھی اپکا ہاتھ میری مرضی سے مانگا گیا تھا" دل آور کی کہی ہر بات نے لاریب کے دل میں پر ایک مظبوط نقش چھوڑا تھا- تبھی لاریب کی آنکھوں میں اپنے لیئے نرمی دیکھ کر دل آور نے پیچھے ہٹتے ہوئے دکھ بھرے لہجے میں کہا-

" مگر میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ جس لڑکی کو میں دل و جان سے چاہا تھا وہ لڑکی مجھے اسطرح مس انڈرسٹیں‌ڈ کرے گی بلکہ مجھے ایک نہایت گھٹیا قسم کا فلرٹی کڑکا سمجھ گئیں" دل آور نے فل ایکٹنگ کرتے کہا-

"نہ...... نہیں ایسا کچھ نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہے ہیں" لاریب نے تڑپ کر کہا تھا- دل آور مسکرایا تھا کیونکہ تیر بلکل نشانے پہ لگا تھا- ایک سیکنڈ لگا یا تھا اسنے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی-

"غلط میں نہیں سمجھ رہا غلط آپ نے سمجھا ہے مجھے میں تو وہ کہہ رہا ہوں جو آپ سمجھتی ہیں میرے بارے میں...... میں تو فلٹی ہوں نا" دل آور نے ریلنگ کو پکڑتے سر جھکا یا تھا-

" آپ فلرٹی نہیں ہیں آپ تو بہت اچھت ہیں" لاریب کے بے ساختہ کہنے پہ دل آور اسکے سامنے آیا تھا-

Posted On Kitab Nagri

"اچھا ہنہ........اچھا ہوتا تو آپ اس رشتے سے انکار نہیں کرتی بلکہ آپ تو مجھ سے نفرت کرتی ہیں" دل آور نے کمال اداکاری دکھائی تھی-

"نہ..... نہیں میں آپ سے نفرت نہیں کرتی میں تو آپکو پسند کرتی ہوں"لاریب کی بے ساختگی پر لاریب نے فوراً اپنی زبان دانتوں تلے دبائی تھی جبکہ دل آور بڑی دلکش مسکراہٹ لیئے اسکے سامنے آیا تھا-جبکہ لاریب اسے خود کے قریب آتے دیکھ قدم پیچھے لیتی ریلنگ سے جا لگی تھی دل آور کے ہونٹوں کی مسکراہٹ مزید بڑھی تھی اسنے لاریب کے دونوں طرف ریلنگ پر ہاتھ رکھے تھے گویا اسے اپنے حصار میں قید کیا تھا-

"ہاں.......تو آپ نے کہا آپ مجھے پسند کرتی ہیں.......مگر کس قسم کا وہ کیا ہے نا کے پسند تو مجھے نعیم بھی بہت کرتے ہیں-پسند تو مجھے گھر کے ملازم بھی کرتے ہیں مگر میں جاننا چاہتا ہوں کے آپ مجھے کس حد تک پسند کرتی ہیں" دل آور نے شرارت سے کہا تھا جس پر لاریب سر جھکا گئی تھی دل آور اسکے اتنے قریب تھا کے اسے اسکی سانسیں اپنے چہرے پہ محسوس ہو رہی تھی-

"کہئیے نا مس لاریب کس حد تک پسند کرتی ہیں آپ مجھے" دل آور نے اس پر جھکتے ہوئے کہا جس پر لاریب بری طرح بوکھلائی تھی اس بوکھلاہٹ پہ دل آور نرم پڑا تھا اسی موقع کا فائدہ لاریب نے اٹھایا تھا اور وہ دل آور کو ہلکا سا دھکا دیکر وہاں سے بھاگنے کی ناکام کوشش کی تھی جب دل آور اسکی اس پھرتی پہ مسکراتا اس سے بھی زیادہ پھرتی دکھاتے اسکی کلائی پکڑ کر اسے نیچے جانے سے روکا تھا-

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے سوچا بھی کیسے کے میں بنا آپکے دل کی بات جانے آپکو جانے دوں گا" دل آور اسکے پیچھے اسکے بہت قریب آ کھڑا ہوا تھا-لاریب کے قید بال جو کے ٹھنڈی ہوا میں اڑنے کے لئیے اچھل اچھل کر دل آور کے چہرے پہ لگ رہے تھے دل آور نے ہاتھ بڑھا کر ان بالوں کو جوڑے سے آزاد کیا تھا لاریب کے لمبے گھنے ریشمی بال دل آور کو دیوانہ کرنے کے لئیے کافی تھے اوپر سے یہ چاندنی رات ٹھنڈی ہوائیں اور بہت قریب کھڑی لاریب...........دل آور کے چھونے پہ لاریب بری طرح کانپی تھی جبکہ دل آور نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی-

"مس لاریب آپکے پاس دو آپشنز ہیں ایک تو یہ کے آپ اپنے دل کی بات صاف لفظوں سے مجھ پر عیاں کر دیں اور دوسرا یہ کے ساری رات یہاں کھڑی رہ کر مجھے آپکے حسین کھلے بالوں سے کھیلنے کی اجازت دے دیں" دل آور نے مدھم لہجے میں کہتے اسکے ریشمی بالوں کو چھوا تھا جس پر لاریب کے دل نے سو کی سپیڈ پکڑی تھی-وہ فورا اس سے دور ہوئی تھی اور اسکی ضد کے آگے ہارتے ہوئے اقرار محبت کیا تھا کیونکہ وہ دل آور کو جانتی تھی کے وہ جو کہتا تھا کرتا تھا-

"میں نہیں جانتی کے مجھے آپ سے کس حد تک پسند کرتی ہوں مگر میں بس اتنا جانتی ہوں کے لاریب ملک کا دل صرف دل آور شاہ کے لئیے دھڑکتا ہے" لاریب کے منہ سے اظہار محبت سن کر دل آور کا دل شاد ہوا تھا اور دلکشی سے مسکراتا اسکے سامنے آیا تھا-

دل آور نے جیب سے ایک مخملی ڈبئیہ نکال کر لاریب کی ہتھیلی پر رکھی تھی-

Posted On Kitab Nagri

"میں آپ سے محبت کرتا ہوں لاریب.... آپکو چاہتا ہوں آپکو اپنے دل کی جھانسی کی رانی بنانا چاہتا ہوں کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی آپ مس لاریب ملک سے مسز دل آور شاہ بنے گئیں" دل آور کے شرارتی لہجے میں پرپوز کرنے پہ لاریب کھلکھلا کر ہنسی تھی اور اس ڈبئیہ کو کھولا تھا اس میں بہت خوبصورت ڈائمنڈ کی رنگ تھی جسے دیکھ کر لاریب نے سرہاں میں ہلایا تھا-دل آور نے رنگ لاریب کے نازک ہاتھ کی مخملی انگلی میں پہنائی تھی-وہ دونوں سب بھلائے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے جب انہیں رباب کی نیند بھری آواز آئی تھی-

"آپ دونوں نیچے آرہے ہیں یا میں اوپر آؤں...... آپ کی پہرہداری کرتے کرتے مجھے لگنا لگا ہے کے میں سچ میں واچ مین ہوں" رباب شاہ کی بات پر دونوں ہی ہنسے تھے-لاریب سر جھکاتی جلدی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھی تھی کہ پیچھے سے دل آور کی آواز سنائی دی تھی-

"مس لاریب امی چائے بہت اچھی بناتی ہیں میں چاہتا ہوں کے آپ شادی سے پہلے ان سے چائے بنانا سیکھ لیں وہ کیا ہے نا کہ مجھے چائے پینے کی عادت ہے ابلا ہوا پانی نہیں" دل آور کی شریر لہجے میں کہنے پہ لاریب کھل کر ہنسی تھی-اسکی ہنسی پہ دل آور نے دل لٹاتی مسکراہٹ چھوڑی تھی-وہ دونوں دل ہی دل میں خدا کے شکر گزار ہوئے تھے دونوں نے جو چاہا تھا خدا کے کرم سے آج دونوں کی مراد پوری ہوگئی تھی ان دونوں کو مسکراتا دیکھ چاند بھی مسکرایا تھا -

(ختم شدہ)

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595